یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) جواب کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے ورنہ ناپسند محصولڈاک آنے پر واپس۔
(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

زیر نگرانی مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی

اخبار اہلحدیث امرتسر

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ و سنتی

اصول دین ما کلام اللہ معظم داشتن

پس حدیث مصطفیٰ بر جان مسلم داشتن

(پنجاب)

67619

جلد ۲۳ ایڈیٹر ابو عطاء اللہ نمبر ۳۲

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ	عہ
روسا و جاگیرداران سے "	سے
عام خریداران سے "	صہ
" ششماہی	۲؎
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ	

اُجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام منیجر اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے

مالک اخبار

مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل)

امرتسر۔ ۲۹۔ ذیقعدہ ۱۳۴۴ھ مطابق ۱۱۔ جون ۱۹۲۶ء یوم جمعۃ المبارک۔

فہرست مضامین

(۱) قادیان میں علم کلام کی تجدید ۔ صفحہ ۱ تا ۳
(۲) میانی صاحب کی خلاف بیانی ۔ صفحہ ۳-۴
(۳) مسافر حجاز کا مکتوب ۔ صفحہ ۵-۶
(۴) گورداسپور میں صنعت ریشم کی نمائش ۔ صفحہ ۶
(۵) احمد اللہ بسوئے کعبہ رفت ۔ صفحہ ۶
(۶) شلاق ۔ صفحہ ۷
(۷) تاریخ اہلحدیث ۔ صفحہ ۷-۸
(۸) کتاب سیر الصحابہ اور کتب احادیث ۔ صفحہ ۹
(۹) کھلی چٹھی بخدمت مولانا ابو الجلال صاحب ندوی ۔ صفحہ ۱۰-۱۱
(۱۰) مافی الضمیر ۔ صفحہ ۱۱
(۱۱) مخنث کی جورو ۔ صفحہ ۱۱-۱۲
(۱۲) علمی مطلع ۔ صفحہ ۱۳-۱۴
(۱۳) مستفرقات ۔ صفحہ ۱۵
(۱۴) انتخاب الاخبار ۔ صفحہ ۱۶
(۱۵) اشتہارات ۔ صفحہ ۱۷-۲۰

(قادیانی مشن)

قادیان میں علم کلام کی تجدید

مرزا صاحب قادیانی جس طرح عقائد اسلامیہ کے مجدد تھے اسی طرح علوم مروجہ کے بھی مجدد تھے۔ خواہ کوئی فن جانیں خواہ نہ جانیں اُس میں نہایت جرأت سے خم ٹھونک کر دخل دیدیتے تھے۔ یہ اُن میں ایک خاص کمال تھا۔

جسطرح اُن کی تجدیدات و الہامات کے لئے قرآن شریف اور حدیث صحیح کی موافقت شرط نہ تھی اسی طرح اُن کی انشا پردازی، قواعد صرف و نحو اور محاورات زبان اور ان کی شعر بازی قواعد عروض و قوافی کی پابند نہ تھی۔ غرض ہر امر میں جدت طرازی ملحوظ خاطر تھی۔ علماء کی اعتراض پر مرزا صاحب کی طرف سے ایک دو درجن گالیوں کے ساتھ ایک یہ بھی جواب تھا کہ جو کچھ کہتا ہوں الہام الٰہی سے کہتا ہوں اور ناقص العلم انسانوں کے بنائے ہوئے قواعد کی رعایت خدائے قدوس پر واجب نہیں۔ وہ قادر مطلق ہے جو چاہے کرے۔ اور جو چاہے کہے۔ اس پر کون اعتراض کر سکتا ہے۔

صحیح احادیث کو ضعیف۔ اور ضعیف بلکہ موضوعات کو صحیح قرار دیدینا بھی میری شان ہے۔ کیونکہ میں حکم ہو کر آیا ہوں۔

غرض مرزا صاحب کی عجیب شان تھی۔ وہ مختار کل تھے۔ جو چاہیں لکھیں۔ اُن کا کیا دھرا سب درست ہوتا تھا۔ کسی کو اس میں حق اعتراض نہ تھا۔ آپ کو عیسائیوں اور آریوں کے جوابات لکھنے کا بھی شوق تھا۔ اُس میں بھی اپنے مسلّمہ اصول جدت طرازی کو

۱؎ یعنی نئے نئے عقیدے نکالتے تھے اور ان کا نام تجدید دین رکھتے ہے ۱۲ منہ

ahmadimuslim.de

کیسے بھول سکتے تھے۔ خواہ جواب میں فریق ثانی کو مذہب کو مدد ملے خواہ اسکی تردید ہو یا وہ جواب خود اسلام ہی کے خلاف کیوں نہ ہو۔ اس سے بحث نہ تھی۔ صرف جواب دیدینا شرط تھی۔

موجودہ مذہب عیسوی کے تین اصول ہیں۔ تثلیث[1] الوہیت حضرت مسیح علیہ السلام۔ اور کفارہ حضرت مسیح علیہ السلام۔ جناب مرزا صاحب آنجہانی نے الوہیت مسیح کی تردید میں کہا کہ فوت ہوچکے ہیں اور فوت شدہ خدا نہیں ہو سکتا۔ لیکن اس کے ضمن میں مرزا صاحب نے اتنا تسلیم کرلیا کہ حضرت مسیح علیہ السلام سولی دیئے گئے۔

عیسائیوں کے تیسرے رکن کی بنا یہی مسئلہ صلیب ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام گنہگاروں کے عوض سولی پر چڑھے اور ان کا کفارہ ہوئے۔ چنانچہ پولوس (جو مرزا صاحب کی طرح دین عیسوی کا مجدد ہے) اپنے خط میں جو عبرانیوں کو لکھا لکھتا ہے۔

"مگر اب زمانوں کے آخر میں ایک بار ظاہر ہوا۔
تاکہ اپنے آپ کو قربان کرنے سے گناہ کو مٹادے"۔

(باب ۹ درس ۲۶)

اسی طرح مرزا صاحب نے مادہ و روح کے بیان میں روح و مادہ کو تو حادث مانا۔ لیکن سلسلہ پیدائش کو قدیم جانا۔ جو آریوں کے نزدیک قدامت روح و مادہ کا خاص ثبوت ہے۔ یا انکار قیامت کا ایک کھلا رہنا ہے۔

قادیانی امت مرزا صاحب کی تقلید میں رسن بگلو ہے

ان کی طاقت کہاں؟ کہ مرزا صاحب کے کلام کی تنقید کریں یا اُن سے دلیل و موافقت کتاب و سنت کا مطالبہ کریں۔ اور بات بھی یہی ہے کہ ہر پیرو کا مبلغ علم یہی ہوتا ہے کہ اپنے پیشوا کے کلام کو اپنے علم و عمل کے لئے سمجھ لے۔ اسلئے مرزائی امت مرزا صاحب سے آگے نہیں بڑھ سکتی۔ اور مرزا صاحب کا مبلغ علم کیا عربی لٹریچر میں۔ کیا قرآن فہمی میں۔ کیا حدیث دانی میں۔ اور کیا دیگر علوم عربیہ میں جو کچھ تھا وہ معلوم علماء کرام ہے۔

ہاں جس طرح ہم یہ کہتے ہیں کہ مرزا صاحب بعض علوم عربیہ میں "ناقص العلم" اور بعض میں بالکل صفر تھے اسی طرح ہم یہ بھی اعتراف کرتے ہیں کہ علماء زمانہ اگرچہ مرزا صاحب کے کلام میں سو سو علمی غلطیاں نکالیں لیکن الہام سازی میں تو اُن کا مقابلہ ہرگز نہ کرسکتے تھی اور نہ کرسکے۔ اور ان کے اس عذر کے جواب میں کچھ بھی نہ بول سکے۔ کہ میں جو کچھ کہتا ہوں خدا سے سنکر کہتا ہوں۔ اور خدائے تعالےٰ انسانی قواعد کا مقید نہیں" (حبل جلالہ)

پس مرزائی امت کا مبلغ علم بھی صرف یہی ہونا چاہئے کہ وہ مرزا صاحب کے کلام غلط التیام کو سمجھ لیں۔ اور ان کی اغلاط کو حرف بحرف صحیح جانیں۔

ناظرین! تمہید بالا کو ملحوظ رکھ کر بیان ذیل کو بغور مطالعہ فرمائیں۔

مرزا صاحب کے برادر نسبتی اور خلیفہ محمود صاحب کے حقیقی ماموں میر محمد اسحاق صاحب قادیانی نے حال میں ایک ضخیم کتاب[2] **حدوث روح و مادہ** کے متعلق لکھی ہے۔

میر صاحب ممدوح چونکہ مرزا صاحب کے خاص عزیز اور خلیفہ صاحب کے واجب الاحترام بزرگ ہیں۔ اسلئے ان کی شخصی عزت کی وجہ سے قادیانی دائرہ میں ان کی اس کتاب کو بھی خاص شرف قبولیت حاصل ہوا۔

میر صاحب ممدوح تکرار عبارت میں مرزا صاحب سے بھی بڑھے ہوئے ہیں۔ ایک ہی بات کو ایک ہی موقعہ پر اتنی دفعہ دُہرایا ہے کہ پڑھنے والا اُکتا جاتا ہے کہ خداوندا اس بات کو کبھی چھوڑینگے بھی؟

اس کتاب میں میر صاحب موصوف نے روح و مادہ کو تو حادث جانا لیکن سلسلہ پیدائش کو باتباع مرزا قدیم جانا۔ چنانچہ ان کے الفاظ یہ ہیں۔

"ہمارا ایمان ہے کہ جس طرح اللہ تعالےٰ ہمیشہ سے مالک ہے۔ اسی طرح وہ ہمیشہ سے خالق بھی ہے وہ ہمیشہ سے پیدا کرتا اور فنا کرتا چلا آیا ہے ہر زمانہ میں کوئی نہ کوئی مخلوق اس کے ساتھ چلی آئی رہی ہے"۔ (ص۲)

یہ الفاظ اپنا مطلب بیان کرنے میں صاف ہیں۔ "مخلوق ہونا" اور "ہر زمانہ میں خدا کے ساتھ چلا آنا" ان دونوں باتوں کا اجتماع دنیا جہان کے عقلمندوں کے دماغ میں تو نہ آیا۔ لیکن آیا تو ایک قادیانی دماغ میں شاید وہاں کی آب و ہوا کا کوئی خاص اثر ہو۔

بندۂ خدا! دنیا جہان کے علماء و عقلاء کو تو آپ "ناواقف مناظر[3]" قرار دیتے ہیں۔ لیکن خود اتنا نہیں سمجھ سکتے کہ جب سلسلہ قدیم (بالزمان) ہوا تو جس چیز سے سلسلہ بنا وہ کم از کم اپنی نوعیت میں قدیم کیوں نہ ہوگی یہ کہ ہر سلسلہ کیلئے آغاز ضروری ہے کیونکہ سلسلہ کو آگے کی روانگی اور اتصال کی وجہ سے سلسلہ کہتے ہیں۔ چنانچہ قاموس میں ہے۔

السلسلۃ اتصال الشیئ بالشیئ
(یعنی ایک شے کا دوسری شے کو ملنا سلسلہ کہلاتا ہے)

پس جہاں سے یہ ملاپ شروع ہوا وہ اسکی ابتدا ہوگی۔ اور جس چیز کی ابتدا ہوئی وہ اپنے وقت ابتدا سے پہلے نہ تھی۔ پس سلسلہ قدیم بالزمان بھی نہ ہوا۔ ورنہ تسلسل کو صحیح ماننا پڑیگا۔ جو باطل ہے اور اسلام

---

[1] علاقہ نجران کے بڑے بڑے پادری جب مدینہ طیبہ میں آنحضرت صلعم سے الوہیت مسیح میں مباحثہ کرنے آئے تو آنحضرت صلعم نے ان سے جو باتیں کہیں ایک ان میں سے یہ تھی الستم تعلمون ان ربنا حی لا یموت و ان عیسیٰ یأتی علیہ الفناء (معالم) یعنی کیا تم نہیں جانتے کہ ہمارا پروردگار زندہ ہے جو کبھی نہیں مریگا اور (یہ بھی) کہ بیشک عیسےٰ پر فنا آئیگی۔ آنحضرت صلعم نے حضرت عیسیٰ کی موت کا زمانہ مستقبل میں واقعہ ہونا ذکر کرکے الوہیت مسیح کی تردید کی اور صلیب کے متعلق قرآن نے فیصلہ کردیا وما صلبوہ (اور نہ صلیب پر چڑھایا اُنکو) پس انکے دونوں اصولوں کی تردید ہوگئی لیکن مرزا صاحب آنحضرت صلعم کے خلاف حضرت عیسیٰ کی موت[م]

[2] کتاب کی ضخامت کثرت تکرار عبارت اور طوالت کلام کیوجہ سے ہے نہ کہ نفس مضمون کی وجہ سے۔ اگر تکرار و طوالت کو حذف کردیا جائے تو مضمون چند اوراق میں ختم ہوسکتا ہے ۱۲ منہ

[3] میر محمد اسحاق صاحب اپنی کتاب کے صفحہ ۴۲ پر ان سب مسلمان علماء کو جو سلسلہ پیدائش کی قدامت کے قائل نہیں "ناواقف مناظر" قرار دیتے ہیں ؎
بت کریں آرزو خدائی کی ۔ شان ہے تیری کبریائی کی
منہ

نکات مرزا - معارف و نکات مرزائیہ اور علمائے اسلام کا مقابلہ - قیمت ۵ر مجلد

ahmadimuslim.de

کے سخت خلاف ہے۔

خیر نفس مسئلہ اور اُس کے دلائل کی بحث تو ہم انشاءاللہ آگے چلکر کرینگے۔ فی الحال ہم یہ بیان کرنا چاہتے ہیں کہ حال میں ماہر جلیل 'مناظر بےعدیل' شیر پنجاب فضیلت مآب جناب مولانا مولوی **ثناءاللہ** صاحب فاضل امرتسری مدظلہ العالی نے ایک رسالہ بنام "اصول آریہ" لکھا ہے۔ جس میں عالمانہ رنگ میں عقلی دلائل سے مادہ۔ روح اور سلسلہ کائنات کا حدوث ثابت کیا ہے۔

حضرت مولانا المعظم سلمہ اللہ کی علمی قابلیت اور فن مناظرہ میں آپ کی مہارت خصوصاً آریوں اور مرزائیوں کے متعلق آپ کی واقفیت محتاج بیان نہیں ان باتوں میں آپ ماشاءاللہ ہندوستان بھر میں فرد خاص ہیں۔ بڑے بڑے جید علماء جو اسوقت علم و فضل میں مرجع قوم ہیں اس امر کے معترف ہیں اور آپ کی علمی خدمات کو نظر استحسان سے دیکھتے ہیں ہندوستان میں آریوں سے جسقدر بڑے بڑے مناظرے ہوئے۔ جنمیں بڑے بڑے علماء ان میں موجود ہوتے تھے۔ سب بالاتفاق آپ کو مناظرہ کیلئے منتخب کرتے رہے۔ نگینہ' دیوریا اور جبلپور کے مباحثے واقعات کی صورت میں ہمارے سامنے ہیں۔

دور کیوں جاؤ۔ قادیانی اپنے ہی مباحثہ پر نظر کرلیں۔ نواب صاحب بہادر ریاست رامپور نے اپنے حضور میں جو مناظرہ کرایا اُس میں قریباً سات درجن علماء اہل سنت تھے۔ اور ان کے علاوہ خود حضور نواب صاحب کے ہم مشرب شیعہ علماء بھی کئی ایک موجود تھے۔ اس وقت بھی سب نے بالاتفاق حضرت مولانا سلمہ اللہ ہی کو منتخب کیا۔ ہردو قوم کے متعلق حضرت مولانا صاحب کی کثیر التعداد کتابیں عام طور پر قوم کے ہاتھ میں ہیں جو آریوں اور قادیانیوں کے مقابلہ میں بوقت ضرورت مضبوط اور کارگر ہتھیاروں کا کام دیتی ہیں۔

فجزاہ اللہ عنا خیر الجزاء۔

اس رسالہ "اصول آریہ" میں سلسلہ کائنات کے حدوث کی بحث میں حضرت مولانا المکرم نے قادیانی کتاب "حدوث روح و مادہ" کا بھی ذکر کیا۔ اور اس کا حوالہ نقل کر کے دکھایا کہ قادیانی تحقیقات "آدھی تیتر آدھی بٹیر" ہے۔ نہ پورا اسلام نہ پورا آریہ دھرم کیونکہ وہ (قادیانی) ذات مادہ و روح کو تو مسلمانوں کی طرح حادث مانتے ہیں۔ لیکن سلسلہ پیدائش کی نسبت کہتے ہیں کہ وہ ہر زمانہ میں برابر خدا کے ساتھ چلا آتا ہے۔ قدامت سلسلہ کی نسبت بعینہٖ یہی عقیدہ آریوں کا ہے۔ چنانچہ ہم ذیل میں ہردو فریق کی عبارتیں بالمقابل لکھکر ناظرین کے سامنے رکھدیتے ہیں۔ وہ خود انصاف کرلیں۔

قادیانی عقیدہ	آرین عقیدہ
(۱) "ہمارا ایمان ہے کہ جسطرح اللہ تعالےٰ ہمیشہ سے مالک ہے اسی طرح وہ ہمیشہ سے خالق بھی ہے وہ ہمیشہ سے پیدا کرتا اور فنا کرتا چلا آیا ہے ہر زمانہ میں کوئی نہ کوئی مخلوق اسکے ساتھ چلی آتی رہی ہے (صفحہ ۳)	"دنیا کا آغاز نہیں جیسے دن کے پہلے رات اور رات کے پہلے دن۔ نیز دن کے پیچھے رات اور رات کے پیچھے دن برابر چلا آتا ہے۔ اسی طرح پیدائش کے پہلے پرلے (فنا) اور پرلے کے پہلے پیدائش و نیز پیدائش کے پیچھے پرلے اور پرلے کے بعد پیدائش۔ ازلی زمانہ سے یہی دور چلا آیا ہے اس کا شروع یا انتہا نہیں" (ستیارتھ باب نمبر ۸ ص ۲۲۳)
(۲) "نہ خدا کے خلق کرنے کی ابتدا ہے نہ انتہا۔ نہ کوئی پہلی مخلوق گذری ہے نہ کوئی آخری مخلوق پیدا ہوگی۔ بلکہ ہر مخلوق سے پہلے مخلوق اور ہر مخلوق کے بعد مخلوق ہوگی اور یہ سلسلہ پرواہ سے انادی ہے" (صفحہ ۲۳)	

اس سے صاف ظاہر ہے کہ قدامت سلسلہ کے متعلق آریوں اور قادیانیوں کا مذہب ایک ہی ہے۔ الفاظ "پرواہ سے انادی" ستیارتھ پرکاش کے ہیں۔ (ملاحظہ ہو خاتمہ ستیارتھ)۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اس کتاب کے لکھنے کے وقت ستیارتھ پرکاش مرزا صاحب کے سامنے تھی:۔ (باقی باقی)

میانی صاحب کی خلاف بیانی

ہدایت خصوصی | ہمارے پرانے دوست خانصاحب غلام احمد خانصاحب ساکن ہنگو ضلع کوہاٹ (یکے از کوہاٹ) سے ناظرین اہل حدیث بخوبی واقف ہونگے۔ جن کے مضامین قادیانیوں۔ شیعوں اور بدعتیوں کی تردید میں اکثر "اہلحدیث" میں شائع ہوتے رہتے ہیں۔ آپ نے ایک شکایتی مضمون ارسال کیا ہے جو مولوی نور محمد صاحب میانوی کے اُس مضمون کے جواب میں ہے جو "اہلحدیث" بابت ۱۶۔ اپریل سنہ حال میں بعنوان "چند تمثیلات شیعہ" چھپا ہے۔ خانصاحب ممدوح نے اپنے جواب میں غضبناک لہجہ میں اظہار شکایت کیا ہے جسے میں بجا سمجھتا ہوں۔ میں سابقاً بھی مضمون نگار اصحاب کو بعنوان "ضروری ہدایات" لکھ چکا ہوں کہ کسی شخص یا فریق پر ناجائز یا نازیبا حملہ نہ ہو۔ اب پھر دوبارہ لکھتا ہوں کہ وہ اس امر کو خاص طور پر ملحوظ رکھا کریں۔ ورنہ مجھے دلخراش تحریروں کے درج اخبار کرنے میں عذر ہوگا۔ دیگر کہ حنفی اہلحدیث کے اختلاف کی حد وہی رہنی چاہئے جو واقعی ہے یعنی فروعی۔ دل آزار تحریروں سے اپنی جماعت بندی کو توڑنا اور اپنے جذبات سے اختلاف کو خلاف و شقاق کی حد تک پہنچانا دینی خدمت نہیں ہے بلکہ دین کے خلاف ہے۔ حنفی اہلحدیث کی مخالفت سے مجموعی قوت تقسیم ہوجائیگی اور پھر مخالفین کا مقابلہ کرنا مشکل ہوجائیگا۔

ہمارے دوست خانصاحب ممدوح بیشک ایسی قوم سے ہیں جن کا غصہ مشہور عالم ہے لیکن قومی نظام اور تقاضائے وقت و مصلحت

اوله پس حساب جزائے اعمال کیلئے قیامت کی بھی ضرورت نہ رہی۔ چلو چھٹی ہوئی۔ قرآن شریف میں تو ہے قل ان الاولین والآخرین لمجموعون (واقعہ پ ۲۷) (یعنی اے محمد صلعم ان منکرین قیامت سے) کہدو کہ سب پہلے اور پچھلے ضرور ضرور جمع کئے جائینگے۔ جس سے دنیا کا اول و آخر سب کچھ ثابت ہوتا ہے۔ لیکن چودھویں صدی میں قادیان میں جو وحی ہوئی اسمیں یہ اترا کہ دنیا کا نہ آغاز ہے نہ انتہا۔ یہی سوامی دیانند جی کہتے ہیں۔ ۱۲ منہ عفی عنہ اہلحدیث ۳۰۔ اپریل سنہ حال

اصول آریہ - آریوں کے اصل اصول مسئلہ مادہ، روح وغیرہ ... قیمت ۳ر (منیجر)

کو ملحوظ رکھکر اپنے جذبات پر قابو پانا بڑی جوانمردی اور دور اندیشی ہے۔ انتقام لیکر نظام کو بگاڑنا عقلمندی و بہادری نہیں۔ واللہ الهادی۔

بہر حال خانصاحب ممدوح کا مضمون حسب ذیل ہے۔ بعض جگہ بہت ثقیل الفاظ کاٹ دئے گئے ہیں۔

(میر سیالکوٹی)

اخبار "اہلحدیث" ۱۶۔ اپریل ۱۹۲۶ء پر بزیر عنوان "چند تمثیلات شیعہ" مولوی نور محمد صاحب نے دس[1] مثالیں درج کرکے اپنے زعم میں شیعہ اور حنفیوں کو آپس میں خوب مشابہت دی ہے۔ میں بحیثیت ایک حنفی ہونے کے ان کے جوابات اپنے اوپر واجب سمجھتا ہوا عارض ہوں کہ اس کی اشاعت میں دریغ اور سستی سے کام نہ لیں۔ تاکہ خدا نخواستہ آپ مورد الزام نہ ٹھیریں۔ مضمون نگار کے آخری فقرے یہ ہیں۔

"یہ ہیں عشرہ کاملہ دلائل مشابہت و مطابقت کی جو شیعہ و احناف کے دستور العمل ہیں۔ ناظرین ملاحظہ کریں"

میں بھی کہتا ہوں کہ ناظرین جوابات ملاحظہ فرمائیں۔

مثال اول:۔ "شیعوں کا خیال ہے کہ استقرار نبوت و رسالت حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی بدولت ہوئی۔ اسی طرح سے احناف کا خیال ہے کہ اگر امام ابو حنیفہ نہ ہوتے تو دین اسلام ہرگز نہ پھیلتا۔ اور نہ اس قدر آسان ہوتا"

جواب:۔ احناف کا یہ عقیدہ ہرگز نہیں۔

مثال دوم:۔ "شیعہ تین خلفاء راشدین کو نہیں مانتے اور اُن پر تبرا بھیجتے ہیں"

جواب:۔ یہ بھی میاںنوی کا بہتان ہے[1]۔

مثال سوم:۔ "شیعوں کا مذہب ہے کہ جو شخص شیعہ مذہب میں داخل ہو وہ قطعاً جنتی ہے"

جواب:۔ حنفی ایمان و عمل صالح کے باوجود بھی خدا کے فضل کو لازمی سمجھتے ہیں۔

مثال چہارم:۔ "شیعہ کہتے ہیں کہ بقول حضرت علی زنا بھی ایک قسم کا متعہ ہے"

جواب:۔ حنفی کہتے ہیں ہر دو حرام و بر ہر دو لعنت

مثال پنجم:۔ "شیعہ کہتے ہیں کہ ائمہ جس چیز کو چاہیں حلال بنائیں یا حرام ٹھیرائیں اُن کا اختیار ہے"

جواب:۔ حنفیوں کا عقیدہ ہے کہ خدا و رسول کے سوا کسی کو یہ اختیار حاصل نہیں"

مثال ششم:۔ "شیعہ کا مذہب ہے کہ بار یک کپڑا لپیٹ کر بیٹا ماں کے ساتھ اگر صحبت کرے تو گناہ نہیں ہے"

جواب:۔ حنفیہ اس ناگفتنی سے خدا کی پناہ مانگتے ہیں۔ (سبحانك هذا بهتان عظیم)

مثال ہفتم:۔ "شیعہ کا مذہب ہے کہ لواطت سے روزہ کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا"

جواب:۔ اسکا جواب بھی نشرح صدر ہے۔

مثال ہشتم:۔ "شرائط نماز جمعہ کیلئے جسطرح شیعوں کا عقیدہ ہے اسی طرح پر احناف کا وطیرہ ہے"

جواب:۔ شرائط میں اختلاف ہے۔ بلکہ ہمارا وطیرہ خود اس امر کا شاہد ہے کہ ہم کتابی شرائط مرقومہ کے پابند نہیں۔ جمعہ کو فرض یقین کرتے ہوئے ادا کر رہے ہیں۔ بخلاف شیعہ کے کہ وہ امامت کیلئے عصمت کو ضروری خیال کرتے ہیں۔ پس ہمارا اور اُن کا اعتقاد ایک نہیں۔

مثال نہم:۔ "مذہب شیعہ میں۔ نیت[2] وضو ترتیب وضو اطمینان فرض واجب نہیں۔ اسی طرح احناف نیت ترتیب و طمانیت کو ضروری و فرض نہیں جانتے"

جواب:۔ میں کہتا ہوں کہ وضو بذات خود کوئی عبادت نہیں[3] بلکہ واسطے حصول ثواب جس سے مراد نماز ہے۔ یہ بھی منجملہ دیگر شرائط کے ایک شرط ہے۔ جیسے مکان کی پاکی اور کپڑوں کی پاکی وغیرہ۔ حالانکہ اگر نماز مقصود نہیں تو یہ سب عبث۔ جیسا کہ سعدی نے فرمایا ہے ؎

کسے جامہ پاک است و سیرت پلید
در دوزخش را نباید کلید

رہا اطمینان یعنی طمانیت سو وہ نماز میں بمذہب حنفیہ واجب ہے۔ نامہ نگار کو نسیان ہوا ہے۔

مثال دہم:۔ "شیعہ نماز میں آمین بالجہر نہیں کہتے اسی طرح پر ہمارے احناف کا عمل ہے"

جواب:۔ آمین بالجہر یا خفیہ[4] دونوں مطابق احادیث نبوی ہیں کوئی خانہ ساز فیصلہ نہیں اور نہ کوئی اجتہادی اور قیاسی مسئلہ ہے۔ کیا ہوا کہ اس مسئلہ میں اہل حدیث و شافعی ہم آہنگ ہیں۔ یہ کوئی قابل اعتراض امر نہیں۔ فروعات پر لڑنے جھگڑنے سے سوائے نفاق و شقاق کے کیا حاصل مرد خدا! آپ نے دانستہ یا نادانستہ ایک ایسے گروہ کے ساتھ ہمیں تشبیہ دی ہے جنکا دین و ایمان جدا۔ اسلام و قرآن[5] جدا۔ بلکہ خدا بھی جدا جو صاحب بدا[6] ہے۔ آپ اپنی غلطی کا اعتراف کریں اور ہم قبول کرنے کیلئے بڑی خوشی سے تیار ہیں۔ شیعہ و آریہ[7] جو اپنی متحدہ قوت سے قرآن پر حملہ آور ہیں ہیں اُن کے مقابلہ کیلئے چھوڑ دو۔ خدا آپ پر رحم کرے۔

(غلام احمد خان از ہنگو ضلع کوہاٹ)

---

[1] خانصاحب کی مراد یہ ہے کہ اس امر میں شیعوں اور حنفیوں میں مشابہت قرار دینا بہتان ہے۔ (میر سیالکوٹی)

[2] وضو اگرچہ عام طور پر نماز کے تابع ہے لیکن نیت سے بذات خود بھی عبادت ہو جاتی ہے کیونکہ وضو کی بدولت اعضا میں نور ہوگا۔

[3] یا نیت عبادت کی نہ ہو۔ (میر سیالکوٹی)

[4] اگرچہ آمین خفیہ کہنے کی احادیث ضعیف ہیں۔ لیکن اسمیں شک نہیں کہ خود ائمہ اہل سنت میں جہر و اخفاء میں اختلاف ہے۔ پس شیعوں سے مشابہت کے کیا معنے؟ [5] شیعوں کے ہاں جس قدر دائمی انکے ائمہ معصومین سے مروی ہیں اُن سب کے رو سے قرآن شریف موجود الوقت معاذ اللہ محرف و مبدل ہے اور ان کے نزدیک اصل نسخہ قرآن جو خدا کے نازل کردہ کے مطابق ہے امام غائب کے پاس غار سُر من رأی میں ہے جو دنیا کے خاتمہ کے قریب ظاہر ہونگے اور اُس قرآن کو ظاہر کرینگے اور پھر قیامت آجائیگی (کافی وغیرہ) اس بنا پر جناب خانصاحب ممدوح کہتے ہیں کہ شیعوں کا قرآن جدا ہے اسکے متعلق خانصاحب کے مضامین سابقاً اہلحدیث میں شائع ہو چکے ہیں۔ جزاہ اللہ۔ [6] بدا شیعوں کے ہاں ایک مسئلہ ہے جس کا ماحصل یہ ہے کہ خدائے تعالے ائمہ معصومین سے کبھی کوئی وعدہ کرتا ہے اور پورا اسلئے نہیں ہوتا کہ اس وعدہ کے بعد کوئی ایسا امر پیدا ہو جاتا ہے جس سے خدائے تعالے کی رائے بدلجاتی ہے [7] ناظرین حیران ہونگے کہ شیعہ قرآن پر کسطرح حملہ آور ہو سکتے ہیں۔ سو حاشیہ نمبر ۵ کو پڑھکر اُن کی حیرانی دور ہو سکتی ہے۔ نیز وہ مولوی احمد علی صاحب شیعی امرتسری کے مضامین پڑھکر تسلی کر سکتے ہیں کہ وہ کسطرح قرآن شریف

(اسوۂ حسنہ — ترجمہ سیرت الرسول ﷺ از زاد المعاد مصنفہ علامہ ابن القیم — قیمت ۱۲ مجلد ۱۳ (منیجر)

ahmadimuslim.de

مسافر حجاز کا مکتوب

نمبر ۳

ثناء اللہ بود ورد زبانم

قمران (کامران) میں قرنطینہ کی تکلیف

گورنمنٹ کے انتظام پر سیاہ داغ

قابل توجہ ممبران اسمبلی اور گورنمنٹ ہند

ع فغاں میں آہ میں فریاد میں شیون میں نالے میں
سناؤں حال دل طاقت اگر ہو سننے والے میں

ہمارا جہاز ارمنستان ۸ مئی کو ۱۲ بجے کامران پہنچا۔ یہاں پر جو حالت بے چارے غریب گو زبان بلکہ بے زبان حاجیوں کی دیکھنے میں آئی زبان اُسکے بیان سے اور قلم اُسکے لکھنے سے قاصر ہے۔ میں جانتا ہوں کہ گورنمنٹ کے انگریز اعلےٰ افسر اسکو دیکھیں تو ایک منٹ کے لئے بھی اس سیاہ داغ کو اپنی حکومت کے چہرہ پر رکھنا پسند نہ کریں۔ جہاز گہرے پانی میں کھڑا کیا گیا۔ (قمران سے) دو کشتیاں آئیں تاکہ حجاج کو قرنطینہ میں پہنچائیں۔ چونکہ قمران (کامران) میں پورا دن رہنے کا اعلان تھا۔ اور وہاں پکا کھانا ملنے کا بھی کوئی انتظام نہ تھا۔ اسلئے بیچارے حاجی نہ صرف آپ تن تنہا اُترے بلکہ اپنے کھانے پینے کا سامان مع بستروں اور برتنوں کے ان کو اُتارنا پڑا۔ پہلے سیڑھی کے ذریعہ کشتی پر اُترے۔ اس اُترنے کا نظارہ عجیب وحشیانہ حرکت دکھا رہا تھا۔ بیچارے بوڑھے مرد اور کمزور عورتیں مع اپنے خورد سال بچوں کے سامان سر پر اُٹھائے ہوئے مع سامان خورد نوش کے جا رہی ہیں۔ خدا خدا کرکے کشتی کنارہ پر پہنچی تو اُس میں سے اُترنے کی تکلیف الامان۔ وہاں چونکہ کوئی قلی نہیں اور جہاں پہنچنا ہے وہ جگہ بھی دور ہے۔ بے چارے بیکس حاجی مرد اور عورتیں اپنے ناکردہ گناہوں کا بوجھ اُٹھا کر دھوپ میں جلتے جا رہے ہیں۔ بہت دیر بعد غسلخانہ میں پہنچے۔ غسلخانہ کیا ہے پورا سزا خانہ ہے۔ سب لوگوں کو جنمیں شریف وضیع۔ عالم۔ مشائخ۔ صوفی۔ رئیس سب شامل ہیں۔ ایک جگہ ننگے کر دئے جاتے ہیں اور ایک معمولی سا تہبند اپنی طرف سے دیکر حکم دیا جاتا ہے کہ غسلخانہ میں چلو۔ واللہ یہ نظارہ ساری عمر نہ بھولیگا کہ کسطرح معزز سے معزز علماء اور شرفاء معمولی لوگوں کے ساتھ ایک جگہ ننگے ہوتے اور نہانے پر مجبور کئے جاتے تھے۔

غسلخانہ کیا ہے؟ یہ کہ چھت میں فوارے لگے ہیں جنمیں سے سمندر کا پانی نیچے گرتا ہے اور حاجی لوگ اُسی سمندری پانی سے نہاتے ہیں جس سے وہ بمبئی سے چلکر نہاتے آئے ہیں۔ ادھر نہایا اُدھر دوسرے دروازے سے باہر نکالے گئے۔ وہ بھی کس شان سے؟ اس طرح کہ بدن اور تہبند گیلا ہے۔ سوکھا کپڑا نہ اپنے پاس ہے نہ سرکاری عمال دیتے ہیں۔ اسی حالت میں جناب حاجی صاحبان کھڑے ہیں۔ بستره تو بندھا بندھایا۔ اُسکے ساتھ بدن کے سب کپڑے بھی بھپارے کی بھٹی میں دئے جاتے ہیں۔ اس بسترے اور ان کپڑوں کی انتظاری میں بیچارے حاجی لوگ کھڑے ہیں۔ بدن اور تہبند سے پانی ٹپک رہا ہے۔ بیٹھنے کی جگہ نہیں پوچھنے کو کپڑا نہیں۔ عرصہ کے بعد بستره اور کپڑے ملے تو کس حال میں؟ جیسے دھوبی کی بھٹی سے نکلے ہوئے گرم گرم قدرے پانی سے تر۔ اب جو ان کپڑوں کو کھولتے ہیں تو ان کے ٹھنڈا کرنے کو کافی وقت چاہئے۔

لطیفہ یا ظلم قرنطینہ میں غسل کرتے وقت مرقومہ تکلیفوں کے علاوہ سب سے بڑی تکلیف ایک یہ ہے کہ حکم ہوتا ہے کہ "نقدی اپنے ہاتھ میں رکھو"۔ میں نے افسر متعین سے کہا ہم چار آدمی ہیں۔ دو ضروری سامان اور نقدی کے پاس رہتے ہیں۔ دو نہا لینگے۔ بولا ایسا نہیں ہوسکتا۔ آپ سامان کا فکر نہ کریں اور نقدی اپنے پاس رکھیں۔

ناظرین غور کریں کہ جس کے ہاتھ میں نقدی ہوگی وہ نہائیگا کیا اور نقدی از قسم نوٹ کو بچائیگا کیا۔ گورنمنٹ کی کتنی غفلت اور عمال کا کتنا ظلم ہے۔

غسل کا فائدہ میں نے غور کیا کہ اس غسل کا ہماری صحت پر کیا اثر ہے اسلئے میں نے ڈاکٹر سے سوال کیا کہ ہماری اس تکلیف کا خیال نہ کریں مگر یہ فرمائیں کہ بحیثیت ڈاکٹری اس قرنطینہ کا کچھ فائدہ بھی ہے؟ ڈاکٹر مذکور نے صاف صاف لفظوں میں جواب دیا کہ ایک رسم چلی آتی ہے۔ میں نے کہا خوب ع

ہماری جان گئی آپ کی ادا ٹھیری

ایک اور ستم ظریفی قمران (کامران) میں قرنطینہ کی بارکیں ترکی زمانہ سے کافی بلکہ کافی سے بھی زیادہ ہیں مگر باوجود مکانات کافی ہونے کے ستم ظریفی ملاحظہ ہو کہ کسی شخص کو خواہ کسی درجہ کا اور کسی حیثیت کا ہو چارپائی کرایہ پر بھی نہ دیجائیگی۔

ہم نے چارپائی فروشوں سے دریافت کیا اُنہوں نے کہا چارپائیاں ہمارے پاس سیکڑوں ہیں مگر ڈاکٹر کیطرف سے سخت منع ہے کہ چارپائی کسی کو نہ دیجائے۔ ہم اگر دیں ہمارا تو کرایہ کا فائدہ ہے لیکن حکومت کی طرف سے بندش ہے۔ کیا یہ بھی حفظان صحت کا کوئی قانون ہے؟ یا مریض بنانے کا دستور؟

ایک اور نظارہ غسلخانہ میں داخل ہوتے وقت کھڑا کیا گیا اور سب کی نبضیں دیکھی گئیں۔ دوسرے روز صبح کا کھانا پکانے کی فکر کرنے لگے تو آوازیں آنی شروع ہوگئیں "گنار گنار" (قطار قطار کرو) یہاں تک کہ سپاہیوں نے ڈرا دھمکا کر سب کو قطار میں کھڑا کردیا۔ یہ کہکر کہ ڈاکٹر آکر تمہارا شمار کریگا۔ اس گنار نے حاجیوں کو وہ تکلیف دی کہ غسل خانہ کی تکلیف بھی بھول گئے۔ صبح سویرے سے کھڑے ہیں سورج بلند ہوگیا حاجیوں پر دھوپ آگئی مگر ڈاکٹر صاحب نہ آئے۔ آخر آکر کام کیا کیا ایک۔ دو۔ تین۔ چار۔ وغیرہ۔ کیا یہ وحشیانہ سلوک ایسی گورنمنٹ کے زمانہ میں موزوں ہے جو دوسری تمام قوموں کو غیر مہذب جانتی ہے۔ اس مصیبت میں حاجیوں کو نہ کھانا پکانے دیا نہ ناشتہ تیار کرنے کی اجازت ہوئی۔

اسکے بعد خیریت سے جہاز کے صاحب بہادر ان آئے اُنہوں نے ٹکٹ لینے شروع کئے نہ سنگل بلکہ واپسی بھی لئے گئے جو جہاز میں واپس کرنے مشکل ہوئے اگر حاجی کلرک مدد نہ کرتے تو واپسی ٹکٹ واپس ہونے میں بڑی مشکل پڑتی۔

حالات مکہ مکرمہ ہمارے پہنچنے سے پہلے ہی حجاز

ahmadimuslim.de

اور نجد اور یمن میں بارش بڑی کثرت سے ہوئی تھی۔ یہاں کا اخبار "ام القرٰی" لکھتا ہے کہ اس بارش سے کھانے کی چیزیں بہت ارزاں ہوگئی ہیں۔ وادیاں پانی سے بھر گئی ہیں۔ گوشت بکری کا ایک اُقہ (انگریزی ایک سیر چھ چھٹانک) دس آنے سے۔ اور گھی ایک اُقہ (۱۱۰ تولہ) سوا روپیہ انگریزی سے۔ گیہوں ۹ رکا اڑھائی سیر۔ غرض ہندوستان جیسے زراعتی ملک کی نسبت جو عرب جیسے غیر زراعتی ملک میں گرانی کا خطرہ تھا وہ نہیں۔ الحمد للہ۔

(ابوالوفاء ثناء اللہ)

گورداسپور میں
صنعت ریشم کی نمائش

۲۹۔ اور ۳۰ مئی ۱۹۲۶ء کو گورداسپور میں ریشم کی ٹوٹیوں کی نمائش مسٹر آر۔ ایل جوہر اگورنمنٹ اینٹی مالوجسٹ کے زیر اہتمام منعقد ہوئی۔ یہ نمائش ہر سال منعقد ہوتی ہے اور صوبے کی صنعت ریشم کیلئے نہایت اہم ہے۔ ریشم کی ٹوٹیوں کی کل مقدار جو نمائش کیلئے موصول ہوئی ۱۵۰ من تھی۔ انبالہ۔ راولپنڈی۔ سیالکوٹ۔ جہلم۔ گورداسپور شیخوپورہ۔ کیمبل پور۔ گوجرانوالہ۔ کانگڑہ اور دیگر مختلف اضلاع سے جہاں ریشم کے کیڑوں کی پرورش کیجاتی ہے بھیجی گئی تھی۔ اچھی ہونے کے لحاظ سے یہ ٹوٹیاں تین حصوں پر منقسم تھیں۔ پنجاب میں ان آدمیوں کی تعداد جو ریشم کے کیڑوں کو پالتے ہیں ایکہزار ہے اور اُن میں سے اکثر نے نمائش میں حصہ لیا۔ باقیماندہ نے صرف اپنا مال بھیجدیا تھا اس نمائش کے سلسلہ میں ۳۰ مئی کو مبلغ پانچسو روپے کی مالیت کے انعامات ان لوگوں میں تقسیم کئے گئے جنکی ٹوٹیاں اعلٰے قسم کی تھیں۔ دوسرے ان ٹوٹیوں کو گورنمنٹ کی طرف سے سوجان پور کی ریشم کا دھاگا بننے کی فیکٹری کیلئے تیس ہزار روپے میں خرید لیا گیا۔ یہ رقم اسی وقت ادا کردی گئی۔ سالہائے گذشتہ میں ٹوٹیوں کو عوام کی پاس فروخت کا انتظام کیا گیا تھا۔ مگر وہ تسلی بخش نہ ثابت ہوا کیونکہ اس طریق پر فروخت غیر مستقل اور غیر یقینی رہتی تھی۔ اس سال گورنمنٹ نے تیس ہزار روپے ٹوٹیوں کی خرید کے لئے مخصوص کر دئے تھے تاکہ ٹوٹیوں کے پالنے والوں کو مایوسی کا سامنا نہ ہو اور اسکا بُرا اثر ریشم کی صنعت پر نہ پڑے ٹوٹیوں کی قسم اول کی قیمت ۱۹۰ روپیہ فی من۔ قسم دوم ۱۶۰ روپیہ فی من اور قسم سوم ۱۴۰ روپیہ فی من تھی۔

یہ صنعت بہت فائدہ بخش ہے اور اس پر بہت تھوڑی لاگت آتی ہے۔ ریشم کے کیڑوں کے انڈے محکمۂ زراعت کی طرف سے ماہ ستمبر میں فرانس اور اٹلی سے منگوائے جاتے ہیں اور پھر انہیں چھ مہینے تک پہاڑی علاقوں میں رکھکر ماہ فروری میں رکھکر اُن پرورش کنندگان میں تقسیم کرایا جاتا ہے جنہوں نے اپنے نام نمائش کے موقعہ پر درج رجسٹر کرائے ہوں۔ پرورش کنندے پھر ریشم کے کیڑوں کو پالتے ہیں۔ اور جب فصل تیار ہوجاتی ہے تو ٹوٹیوں کو نمائش میں بھیج دیتے ہیں۔ جہاں اُن کو پہلے بوروں سمیت تولا جاتا ہے۔ پھر اچھی بُری قسموں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد بوروں کے وزن کرکے اور بوریوں میں بند کرکے بیمہ کرا دیا جاتا ہے۔ اس تمام انتظام کو خوش اسلوبی سے سرانجام دینے کے لئے کافی محنت اور احتیاط برتنی پڑتی ہے۔ اور اس کا تمام بار اینٹمولاجیکل ڈیپارٹمنٹ اور اُس کے عملہ پر پڑتا ہے۔

گورنمنٹ شہتوت کے بیج اور ریشم کے کیڑوں کے انڈے بہم پہنچاتی ہے۔ کم از کم تین لاکھ پچاس شہتوت کے درختوں کی کاشت اس غرض سے کیجاتی ہے۔ اور بہت سے ذخیرے اُن کے علاوہ بھی۔ اس سال جتنے انڈے مختلف اضلاع میں پرورش کے لئے تقسیم کئے گئے تھے۔ ان کی مقدار ستر سوا اونس تھی۔ کچھ انڈے آٹھ مختلف اضلاع کے ۷۰ زراعتی سکولوں میں بغرض مشاہدہ اور تعلیم بھیجے گئے تھے ایک اونس انڈوں میں سے جو کیڑے پیدا ہوتے ہیں۔ اُن کی پرورش کے لئے بیس یا پچیس پورے قد کے شہتوت کے درختوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور ایک اونس انڈوں سے اوسطاً چھ سیر ٹوٹیوں کی پیداوار ہوتی ہے۔ زیادہ سے زیادہ اس وقت تک ۲۵ سیر ٹوٹیاں ایک اونس انڈوں سے پیدا ہوتی ہیں۔

(از محکمۂ اطلاعات پنجاب)

احمد اللہ بسوئے کعبہ رفت

خوشا وقت! ۴ ذیقعدہ ۱۳۴۴ھ کو جناب مولانا و شیخنا احمد اللہ صاحب مدرس اعلیٰ مدرسہ دار الحدیث رحمانیہ دہلی بزیارت خانۂ کعبہ تشریف لیگئے۔ اللہ تعالےٰ مولانا ممدوح کو بخیریت منزل مقصود تک پہنچائے اور بصحت و عافیت واپس لائے۔ اور آپ کے دیدار مبارک سے ہمیں محظوظ و مسرور فرمائے۔ آمین[1]۔ روانگی کے وقت صدر اسٹیشن دہلی پر عام جلسہ ہوا جس میں مولانا موصوف کے جذبات و فیوضات کا شکریہ ادا کیا گیا۔ اور عاجز نے مندرجہ ذیل اشعار کو اسی مجمع عام میں پیش کیا۔

حمدت اللہ حمد الشاکرینا — ونملاح من یشارک زائرینا
خصوصا سیدی المولی المعلی — ادام اللہ ظلک فائزینا
مجدد[2] عصرہ قوم کبیر — سلیم الطبع فائق کاملینا
کریم الخلق محمود المحاسن — یفی الناس اعنی عالمینا
جلیل القدر ذو فہم جمیل — لذ ید قربہ من ناصرینا
وحید العصر مفقود المثیل — یزوی البیت بیت الآمنینا
قوی جید عالم ذکی — یبث العلم بین الطالبینا
ویترکنی الکریم بلا عماد — یتیما نادرا کالسائلینا
یتیما خامن کل شیئ — بشیرا جاہد من جاہدینا
دعوت لحفظہ فی کل آن — وقاہ اللہ شر الحاسدینا
یکون مجدہ طولا طویلا — جزاہ اللہ اجر الصادقینا

(ابونذیر محمد بشیر مبارکپوری۔ وارد حال مدرسہ رحمانیہ دہلی)

[1] آمین [2] کسی کی مدح میں اطراء منع ہے ۱۲ میر سیالکوٹی

خط و کتابت
کرتے وقت نمبر خریداری ضرور لکھا کریں
(منیجر)

ahmadimuslim.de

شلاق

فی تفسیر آیۃ

یوم یکشف عن ساق

پادری ٹامسن ہاول صاحب بشیر اپنے رسالہ تقویت الایمان (مطبوعہ ۱۹۱۱ء نولکشور پریس لاہور) کے صفحہ ۸ و ۹ پر لکھتے ہیں۔

"سورہ القلم ۲ رکوع ۳۸ - یوم یکشف عن ساق ید عون الی السجود فلا یستطیعون - جسدن کہ کھولا جاویگا پنڈلی سے اور بلائے جائینگے طرف سجدہ کے۔ پس نہ کر سکینگے - اور جب خدا کی پنڈلی کھولی جائیگی تب مومن خدا کو سجدہ کرینگے لیکن کافر و منافق اُسے سجدہ نہ کرینگے یہ پنڈلی والا خدا ضرور مجسم ہی ہوگا"

اقول :- سورہ القلم پارہ ۲۹ کے رکوع ۴ میں اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں۔

یوم یکشف عن ساق ویدعون الی السجود فلا یستطیعون - (ترجمہ)

"جسدن کہ کھولا جاویگا پنڈلی سے اور بلائے جاوینگے طرف سجدے کے پس نہ کر سکینگے"

تفسیر :- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے جب کسی شخص نے یوم یکشف عن ساق کے معنے دریافت کئے تو فرمایا جب قرآن مجید میں کسی لفظ کے معنے تم سے مخفی ہوں تو اس کو شعراء عرب کے کلام میں ٹٹولو۔ کیونکہ وہ دیوان عرب ہے۔ کیا تم نے شاعر کا قول نہیں سنا کہ ؎

سن لنا قومك ضرب الاعناق
وقامت الحرب بنا على ساق

ای علی شدۃ - پھر فرمایا کہ وہ سختی اور شدت کا دن ہوگا۔

عرب میں کشف ساق کا اُس وقت میں اطلاق کیا جاتا ہے جب کوئی دہشت ناک اور خوفناک امر پیش آتا ہے۔ ابن قتیبہؒ کہتے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ جب کسی کو ایسی شدید مہم اور خوف کا بھرا ہوا واقعہ پیش آتا ہے جس میں اسے کوشش وسعی کی سخت حاجت پڑتی ہے تو وہ اپنی ساق (پنڈلی) کھول دیتا ہے۔ پس شدت کے مقام میں کشف عن الساق کا اطلاق کرنا استعارہ تمثیلیہ ہے۔

صاحب کشاف کہتے ہیں کہ کشف ساق ایک مثال ہے جو مقام شدت میں بیان کیجاتی ہے۔ جیسا کہ بخیل کے حال کو عدم تعبیر الفاق میں اس شخص کے حال سے تشبیہ دیکر جس کا ہاتھ گردن میں بندھا ہوا ہو۔ "ید مغلولۃ" بولتے ہیں۔

زمخشری کہتے ہیں کہ "کشف عن الساق" اور "ابداء عن الخرام" ایک مثال ہے جو شدت امر اور صعوبت خطب میں بیان کیجاتی ہے۔ پس اس تقدیر پر یوم یکشف عن ساق کے یہ معنے ہونگے کہ قیامت کے دن بلا کے خوفناک امور اور غضب کی شدتیں پیش آئینگی"

(اعظم التفاسیر جلد ہفت و نہم صفحہ ۳۰/۴۲)

پادری ٹامسن ہاول بشیر کے اعتراض کے جواب کے بعد معلوم ہو کہ بائیبل میں کثیر مقامات پر ذات برحق کے لئے ایسے الفاظ استعمال کئے گئے ہیں جو ہم انسانوں کے اعضا کے لئے بولے جاتے ہیں۔ چونکہ خدا تعالےٰ جسم اور جسمانیات سے پاک ہے اس لئے وہ سب مجازات اور استعارات کہے جاتے ہیں۔ اسی طرح قرآن شریف کی آیات کو سمجھو۔

(حبیب اللہ کلرک نہر امرتسر)

بہشتی زیور مع بہشتی گوہر

(مصنفہ مولوی اشرف علی صاحب تھانوی)

عورتوں اور لڑکیوں کیلئے خاص تحفہ۔ مصنف موصوف نے گھریلو زبان میں ہر مسئلہ کو نہایت خوبی کے ساتھ واضح کر دیا ہے۔ ہر مسلمان عورت کیلئے واقعی بہشتی زیور ہے روزانہ ضروریات کی تمام باتیں قریب قریب اسمیں درج ہیں۔ قیمت ۱۱ حصوں کی صرف ۳؎ محصول علاوہ۔

(منیجر اہلحدیث امرتسر)

تاریخ اہلحدیث

(گذشتہ سے پیوستہ)

عصر صحابہ میں کتابت احادیث

اوپر کے بیان میں یہ جو کہا گیا ہے کہ صحابہؓ کسی تحریری بیاض کے محتاج نہیں تھے۔ اس سے یہ مراد ہے کہ کوئی کتابی نسخہ جس میں احادیث نبویہ جمع کی گئی ہوں اور وہ دوسروں کو بھی تعلیم کیا جائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرامؓ کے وقت میں ضروری نہیں تھا ورنہ اپنے اپنے طور پر حفظ سینہ کے علاوہ مکتوبی صورت میں بھی احادیث کو نگاہ رکھنا کچھ نہ کچھ عصر صحابہ بلکہ عہد رسالت میں بھی تھا۔ عہد رسالت کا حال آپ حضرت علی، حضرت عبداللہ بن عمرو۔ حضرت خالد بن عداء وغیرہم کی تحریروں اور صلحنامہ حدیبیہ اور دعوت و تبلیغ کے خطوط سے معلوم کر چکے اب عصر صحابہ کا حال ذیل کے بیان سے سمجھ لیجئے

صحابہؓ میں سب سے زیادہ روایت چھ شخصوں کی ہے۔ جن کو محدثین مکثرین صحابہ کہتے ہیں۔ اُن کے اسماء گرامی یہ ہیں۔ عائشہ صدیقہؓ۔ عبداللہ بن عمرؓ۔ عبداللہ بن عباسؓ۔ انسؓ بن مالکؓ۔ جابرؓ بن عبداللہؓ۔ اور ابوہریرہؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین ان سب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد لمبی زندگی پائی۔ اور روایت کا زیادہ موقع پایا۔

پھر ان سب میں سے زیادہ روایت حضرت ابوہریرہؓ کی ہے۔ کہ ان کو اس امر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے خصوصیت سے فیض حاصل ہوا۔ جیسے کہ آپ نے حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے لئے فقاہت کی دعا کی تھی[1]۔ چنانچہ صحیح بخاری میں ہے۔

ان اباھریرۃ قال انکم تقولون ان اباھریرۃ یکثر الحدیث عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتقولون ما بال المھاجرین والانصار

[1] صحیح بخاری میں حضرت عبداللہ بن عباس سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے (سینہ مبارک) سے لگا کر کہا اللھم علمہ الکتاب۔ خداوندا! اسکو قرآن کا علم دے۔ (صحیح بخاری کتاب العلم ۱۲ منہ)

ahmadimuslim.de

لا یحدثون عن رسول اللہ بمثل حدیث ابی ھریرۃ وان اخوتی من المھاجرین کان یشغلھم الصفق بالاسواق وکنت الزم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ملء بطنی فاشھد اذا غابوا واحفظ اذا نسوا وکان یشغل اخوتی من الانصار عمل اموالھم وکنت امرءا مسکینا من مساکین الصفۃ اعی حین ینسون وقد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حدیث یحدثہ انہ لن یبسط احد ثوبہ حتی اقضی مقالتی ھذہ ثم یجمع الیہ ثوبہ الا وعی ما اقول فبسطت نمرۃ علیّ حتی اذا قضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقالتہ جمعتھا الی صدری فما نسیت من مقالۃ رسول اللہ تلک من شیئ (صحیح بخاری شروع کتاب البیوع حدیث اول)

"یعنی حضرت ابوہریرہؓ نے کہا کہ تم لوگ کہتے ہو کہ ابوہریرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت سی احادیث روایت کرتا ہے۔ اور تم یہ بھی کہتے ہو کہ مہاجرین وانصار کا کیا حال ہے کہ وہ رسول اللہ صلعم سے ابوہریرہ کی طرح (کثرت سے) احادیث روایت نہیں کرتے (سو اس کا جواب یہ ہے کہ) میرے مہاجرین بھائیوں کو بازاروں میں سودے سلف کا شغل تھا اور میں شکم سیری پر آنحضرت صلعم کی خدمت میں حاضر رہتا تھا۔ پس میں اُس وقت بھی حاضر ہوتا تھا جب وہ غیر حاضر ہوتے تھے۔ اور (سنا ہوا) یاد رکھتا تھا جب وہ بھول جاتے تھے۔ اور میرے انصاری بھائیوں کو اپنے مالوں کے کام کاج کا شغل تھا اور میں اصحاب صفہ کے مساکین میں سے ایک مسکین شخص تھا۔ پس (سنا ہوا) یاد رکھتا تھا جب وہ بھول جاتے تھے۔ اور ایک دن رسول اللہ صلعم نے سلسلۂ گفتگو میں فرمایا کہ ایسا کوئی نہ ہوگا کہ میرے بات کرنے تک اپنا کپڑا پھیلا دے پھر اس کو اکٹھا کرکے اپنے ساتھ لگا لیوے۔ مگر یاد رکھیگا جو کچھ میں کہونگا۔ پس میں نے وہ چادر جو مجھ پر تھی بچھا دی حتےٰ کہ جب رسول اللہ صلعم نے اپنی بات ختم کر لی تو میں نے اُسے اکٹھا کرکے اپنے سینہ سے لگا لیا۔ پس مجھے رسول اللہ صلعم کی وہ بات کچھ بھی نہ بھولی۔"

حضرت ابوہریرہؓ نے اپنے کثیر الحدیث اور احفظ ہونے کی یہ وجوہات بیان کی ہیں۔

اوّل یہ کہ دیگر اصحاب اہل وعیال اور کسب وتجارت والے تھے۔ وہ ہر وقت خدمتِ نبوی میں نہیں رہ سکتے تھے۔ اس کے برخلاف میں اصحاب صفہ کے مساکین میں سے تھا۔ (جو اہل وعیال۔ گھر گھاٹ نہ رکھنے کی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت سے صحن مسجد ہی میں رہتے تھے۔ اور ان کو کسب وتجارت کی بھی ضرورت نہ تھی۔ بلکہ لوگوں کی گھروں سے ان کو کھانا آجاتا تھا) پس میں اکثر اوقات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت ہی میں رہتا تھا۔ اور مجھے آپ سے احادیث سننے کا زیادہ موقع ملتا تھا۔

دوم یہ کہ دیگر لوگ کام کاج اور اہل وعیال کے مشاغل میں ہونے کی وجہ سے کوئی بات بھول جائیں تو بھول جائیں۔ میرا کام تو صرف علم سیکھنا اور اُسے یاد کرنا تھا۔ اور بس۔

سوم یہ کہ مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حفظ احادیث میں ایسا فیض حاصل ہوا کہ جو سیکھا وہ سینہ پر نقش ہوگیا۔ اور پھر بھولا نہیں۔

صحیح بخاری سے یہ بھی ثابت ہے کہ حضرت ابوہریرہؓ کو احادیث نبویہ کا جو شوق تھا اس کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی علم تھا۔ چنانچہ انہی سے روایت ہے کہ۔

عن ابی ھریرۃ انہ قال یا رسول اللہ من اسعد الناس بشفاعتک یوم القیمۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقد ظننت یا ابا ھریرۃ ان لا یسئلنی عن ھذا الحدیث احد اول منک لما رأیت من حرصک علی الحدیث (صحیح بخاری)

"یعنی حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) قیامت کے دن آپ کی شفاعت کی سعادت سب سے زیادہ کس کو حاصل ہوگی تو آپ نے فرمایا اے ابوہریرہ! مجھے ضرور خیال تھا کہ یہ بات مجھ سے تجھ سے پیشتر کوئی شخص نہیں پوچھیگا۔ اس وجہ سے کہ میں نے تیرا شوق حدیث کی نسبت (بہت ہی) پایا۔"

سابقاً حضرت عبداللہ بن عمرو کے ذکر میں گذر چکا ہے کہ حضرت ابوہریرہؓ احادیث نبویہ کو زبانی یاد رکھا کرتے تھے۔ اور لکھا نہ کرتے تھے یہ اُن کی ابتدائی حالت اور عہد رسالت کی کیفیت ہے۔ ورنہ عہد رسالت کے بعد اُنہوں نے بھی اپنی روایات لکھ رکھی تھیں۔ چنانچہ خاتمۃ الحفاظ نے فتح الباری میں حسن بن عمرو بن امیہ سے نقل کیا ہے کہ حضرت ابوہریرہؓ ان کو اپنے گھر لے گئے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کے نوشتے دکھائے اور کہنے لگے (دیکھو) یہ (سب کچھ) میرے پاس لکھا ہوا (موجود) ہے[1]۔

اس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ بعض صحابہؓ نے اپنے زمانہ میں احادیث نبویہ کو لکھ لیا تھا اگرچہ کوئی تعلیمی نصاب تیار نہ ہو سکا تھا۔ لکل اجل کتاب۔ (باقی باقی)

---

[1] فتح الباری جزء اول مطبوعہ دہلی کتاب العلم باب کتابت العلم زیر حدیث حضرت ابی ہریرہ ص ۱۰۵ ج ۱ منہ

حیات طیبہ
حضرت مولانا اسمٰعیل شہیدؒ دہلوی کی مفصل سوانحعمری۔ قیمت ۔ (منیجر اہلحدیث امرتسر)

...کی حقیقت۔ شرک وبدعت کی تردید کتاب وسنت کی تائید۔ قیمت ۵/ (منیجر)

ahmadimuslim.de

کتاب "سیر الصحابہ" اور کتب احادیث،

نمبر ۲

۱۲ مارچ ۱۹۳۶ء کے پرچہ اہلحدیث میں "سیر الصحابہ" اور اُسکے مصنف سے ناظرین اہلحدیث کو تعارف کرا چکا ہوں۔ اب بعض احباب کا اصرار ہے کہ جو کچھ لکھا جاتا ہے وہ تھوڑا تھوڑا اخبار اہلحدیث میں شائع ہوتا جائے تو اچھا ہے۔ لہذا پہلی قسط ارسال ہے۔

مصنف سیر کی پہلی جرح اول مصنف نے از صفحہ ۶۶ تا ۶۹ دکھلایا ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین بھی جب کوئی حدیث خلاف قرآن سنتے تو اُسکو رد کر دیتے اور اُس پر جرح کرتے تھے۔ صحابہ کی جرحیں کیا اور کیسی ہوتی تھیں۔ اور مصنف نے اُسے کہاں تک صحیح سمجھا ہے اس بحث کو چھوڑ کر پہلے میں آپ ہی کی جرحوں کو دکھانا چاہتا ہوں تاکہ ناظرین کو معلوم ہو جائے کہ مصنف نے کس بھیس میں آکر مذہب اہلحدیث پر حملہ کرنے کی کوشش کی ہے ؎

بہر رنگے کہ خواہی جامہ مے پوش
من انداز قدت را مے شناسم

قولہٗ:۔ قرآن مجید میں ہے والذین جاؤا من بعدھم یقولون ربنا اغفر لنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان ولا تجعل فی قلوبنا غلا للذین اٰمنوا ربنا انک رؤف رحیم (سورہ حشر)

(ترجمہ) اُن (مہاجرین وانصار) کے بعد جو لوگ آئیں وہ کہیں کہ خداوندا ہم کو معاف کر اور ہمارے اُن بھائیوں کو بھی جو ہم سے پہلے ایمان کے ساتھ گذر گئے اور ہمارے دلوں میں ایمان والوں کے ساتھ کینہ نہ پیدا کر اے رب ہمارے بیشک تو مہربان اور رحیم ہے۔

اس آیت کے مقابلہ میں صحیح مسلم کی وہ حدیث پڑھو جسمیں امیر معاویہ نے حضرت سعد بن ابی وقاص رض سے حضرت علی رض پر لعن نہ کہنے کا سبب دریافت کیا ہے۔ یہ روایت باب فضائل علی میں موجود ہے اور اسکے رواۃ گو ثقہ ہیں تاہم کمزور ہیں"۔ (صفحہ)

اقول وباللہ التوفیق:۔ فاضل مصنف کی یہ پہلی جرح ہے جس میں آیت کریمہ مع ترجمہ اور صحیح مسلم کا حوالہ لکھکر چھوڑ دیا ہے۔ معلوم نہیں آپ کو آیت موصوفہ و صحیح مسلم کی روایت میں کیا معارضت نظر آئی جسکو ظاہر نہیں کیا۔ اور آیت کریمہ کا ترجمہ لکھنے میں بھی چالاکی سے کام لیا ہے کہ خبر کو انشا بنا دیا ہے سورہ حشر میں آیت موصوفہ سے قبل مال فئے کا بیان مذکور ہوا ہے جس کا ماحصل یہ ہے کہ مال فئے مال غنیمت کی طرح مجاہدین پر تقسیم نہ ہوگا۔ بلکہ بیت المال میں رہیگا اور اُس میں اللہ و رسول کا حق ہے اور مہاجرین و انصار و جملہ مسلمانوں کا بھی حق ہے۔ پھر انصار و مہاجرین اور اُن کے بعد کے مسلمانوں کی صفتیں بیان کی گئی ہیں۔ مہاجرین و انصار کے بعد کے مسلمانوں کی صفتوں میں سے ایک صفت یہ بھی ہے کہ وہ کہینگے "اے رب ہمارے تو ہم کو اور اُن بھائیوں کو جو ہم سے ایمان میں سبقت کر چکے ہیں بخشدے اور ہمارے دل میں اُن کی طرف سے کچھ کینہ مت کر"۔

شاید اسی لفظ کینہ سے مصنف نے آیت و روایت مذکورین میں تعارض سمجھا ہے۔ لیکن یہ مصنف کے عدم تدبر یا تعصب کا نتیجہ ہے ورنہ کچھ معارضت نہیں ہے۔ آیت موصوفہ میں صرف یہ مذکور ہے کہ مومنوں کی یہ آرزو ہوگی۔ اللہ تعالے کی طرف سے یہ وعدہ نہیں ہے کہ مومن کے دل میں کسی مومن کی طرف سے کسی قسم کا کینہ و بغض نہ ہوگا۔[۱]

اب صحیح مسلم کی روایت کو دیکھئے۔ اول تو اس سے یہ نہیں معلوم ہوتا ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہ اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ میں کچھ کینہ و بغض تھا۔ بلکہ صرف یہ مذکور ہے کہ امیر معاویہ رض نے سعد بن ابی وقاص رض سے حضرت علی پر لعن نہ کرنے کا سبب دریافت کیا۔ کیونکہ رافضیوں و خارجیوں کے فرقے بن چکے تھے اور ہر ایک مدح و ذم و سب و شتم میں غلو کر رہے تھے۔ اسکے جواب میں سعد بن وقاص نے حضرت علی کے فضائل صحیحہ بیان کئے۔ اور یہی غرض امام مسلم کی اس روایت کے بیان کرنے سے ہے۔ صحابہ کرام آپس میں ایک دوسرے پر لعن طعن نہ کرتے تھے۔ اور نہ اس روایت سے ثابت ہے۔ ہاں یہ دوسری بات ہے کہ حضرت علی رض و امیر معاویہ رض میں سیاسی لڑائیاں ہوئیں۔ اور ضرور ہوئیں جس سے کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ الا من سفہ نفسہ۔ اور ان لڑائیوں کے سبب سے آپس میں کدورت کچھ ضرور تھی۔ اسی لئے تو اللہ تعالے نے سورہ اعراف کے پانچویں رکوع میں فرمایا ہے "ونزعنا ما فی صدورھم من غل"۔ یعنی ہم مومنوں کو جنت میں داخل کرنے کے وقت آپس کے کینے و بغض سے دل صاف کر دینگے۔

اور اس سے بھی زیادہ واضح سورہ الحجر کے چوتھے رکوع میں ملاحظہ فرما دیں۔

ان المتقین فی جنٰت وعیون ادخلوھا بسلٰم اٰمنین ونزعنا ما فی صدورھم من غل اخوانا علی سرر متقابلین۔

(یعنی) تحقیق پرہیزگار بہشتوں اور چشموں میں ہونگے کہا جاویگا اُن کو کہ داخل ہو اُس میں ساتھ سلامتی کے امن سے اور نکال ڈالینگے ہم جو کچھ اُن کے سینوں میں ہے کینہ سے۔ ہو جائینگے وہ بھائی بھائی بلند تختوں پر آمنے سامنے"۔

چنانچہ امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہ بھی اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ "میں اور عثمان اور طلحہ اور زبیر (رضی اللہ عنہم) اس کے مصداق ہیں" پس اب تو صحیح مسلم کی روایت قرآن کے معارض نہ ٹھیری۔ فافہم وتدبر۔ (باقی آئندہ)

(ابو النعیم عبد الرحیم عفی عنہ۔ کھرپانواں ڈاکخانہ مدنپور (ضلع گیا)

[۱] مومنوں میں آپس میں مخالفت و عداوت کا ہونا مناسب تو نہیں لیکن واقعہ میں ان کا وجود ممکن بلکہ واقع ہے اور قرآن نے باوجود مخالفت کے دونوں فریق کو مومن کہا ہے چنانچہ فرمایا "وان طائفتان من المومنین اقتتلوا۔ الآیۃ (حجرات پ ۲۶) (ہیر سیالکوٹی)

رحمۃ للعالمین ۔ آنحضرت کی سوانح عمری مصنفہ ... سلیمان منصور پوری ...

ahmadimuslim.de

کھلی چٹھی

بخدمت مولانا ابوالجلال صاحب ندوی

ناظرین کرام! قبل ازیں کہ میں مولانا کی خدمت میں کچھ عرض کروں آپ حضرات سے ان کا تعارف کرا دینا ضروری سمجھتا ہوں۔ آپ ضلع اعظم گڈھ کے ایک مشہور موضع چریاکوٹ کے باشندوں اور دارالمصنفین اعظم گڈھ کے خاص کارپردازوں اور ندوۃ العلماء لکھنؤ کے سند یافتوں میں سے ایک ممتاز اور بہترین شخصیت ہیں۔ گذشتہ رمضان المبارک میں آپ سے صلوٰۃ تراویح کے متعلق کچھ گفتگو ہوئی تھی جس کا تذکرہ عنقریب میرے خطوط میں آنے والا ہے۔ بغور ملاحظہ کریں۔

پہلا مکتوب مولانا المکرم! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ غالباً آپ کو ۸-اپریل ۱۹۲۶ء والی وہ گفتگو جو صلوٰۃ تراویح کے متعلق شب کے وقت شیخ قربان علی صاحب رئیس اعظم گڈھ کے دولت خانہ پر ہوئی تھی یاد ہوگی۔ جس میں آپ نے بڑے زوردار الفاظ میں یہ دعوے کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ

"نماز تراویح آنحضرت صلعم اور حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق اعظم کے ابتدائی عہد تک ۸ رکعت ہوتی تھی۔ لیکن حضرت عمر فاروق نے اخیر عمر میں بجائے آٹھ رکعت کے ۲۰ رکعت مقرر کردی۔ اور میں اس کا ثبوت صحیحین کے علاوہ تمام کتب احادیث سے دے سکتا ہوں"۔

میں نے جب اسکا ثبوت طلب کیا تو آپ نے فرمایا کہ اسوقت تو میں کہیں جا رہا ہوں اور ۴-شوال تک واپس آؤنگا۔ پھر اس کے بعد آپ سے ملنے کا موقع نہ ملا۔ اور میں دہلی بغرض تحصیل علم چلا آیا۔ لہذا اب یہاں سے آپ کو اطلاع دیتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ جناب والا اس طویل مدت میں کافی تیاری کے بعد اب مجھے تسلی بخش جواب عنایت فرمائینگے یعنی آپ اپنے دعوے کے الفاظ کو مدنظر رکھتے ہوئے صاف طور پر صحیح روایت اپنی الفاظ کے مصداق ومضمون کو اسطرح پر دکھلائیں کہ پھر کسی حق جو کو کسی قسم کی رد وکد کی گنجائش نہ رہے اور واضح طور پر الفاظ حدیث سے یہ معلوم ہو جائے کہ حضرت عمر نے اخیر عمر میں بجائے ۸ رکعت کے ۲۰ رکعت مقرر کردی"۔

اگر اس خط کشیدہ عبارت کے ثبوت میں آپ نے کسی قسم کی تاویل یا اقوال رجال کو دخل دیا تو میں یہ سمجھنے پر مجبور ہونگا کہ آپ اپنے دعوے کے اثبات میں قاصر رہے۔ براہ مہربانی فوراً جواب سے مطلع فرمائیے۔ یا کم از کم اس کی رسید سے تو ضرور آگاہ کیجیئیگا۔ ورنہ پھر میں ایک رجسٹرڈ خط روانہ کرونگا۔ اور پھر ان خطوط کو بذریعہ اخبار کے علماء کے پیش نظر کرونگا۔ لہذا خوب محقق کر کے عالمانہ رنگ میں تحریر فرمائیے۔ میں اسکی تحقیق کیلئے بہت مستعد اور آپ کی تحریر دلائل کے مطالعہ کا مشتاق ہوں۔ فقط والسلام۔

نذیر احمد مبارکپوری ۲۰-اپریل

اس کے جواب کے انتظار میں آنکھیں پتھرا گئیں۔ بالآخر بایوس ہو کر حسب وعدہ دوسرا خط رجسٹرڈ روانہ کیا۔ وہو ہذا۔

دوسرا مکتوب از نذیر احمد مبارکپوری۔

بخدمت مولانا المکرم ابوالجلال صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ قبل ازیں ۲۰-اپریل کو میں نے ایک ملفوف خط آنجناب کی خدمت میں ارسال کیا ہے جس میں نے آپ کی ۸-اپریل والی گفتگو متعلقہ صلوٰۃ تراویح کو یاد دلاتے ہوئے یہ گذارش کی ہے کہ مہربانی فرماکر اپنے دعوے کے الفاظ کو مدنظر رکھتے ہوئے کسی صحیح حدیث سے اس کا ثبوت دیں کہ "حضرت عمر نے اخیر عمر میں بجائے ۸ رکعت کے ۲۰ رکعت مقرر کردی"۔ اسکے اثبات میں کسی قسم کی تاویل علماء اور اقوال فقہاء کو ہرگز دخل نہ دیں۔ کیونکہ ؎

ما المجد شیم وغار الشناسیم
باب الجلیل این فقہا را نہ شناسیم

بلکہ صراحتہً الفاظ حدیث سے عبارت خط کشیدہ کا مفہوم ظاہر ہو جائے۔ ورنہ آپ یاد رکھیں کہ اسکی خلاف ورزی آپ کے عجز کی بین دلیل ہوگی۔ کما لا یخفی علی من یعرف قواعد المناظرۃ۔

مگر مجھے افسوس بلکہ تعجب ہے کہ جناب نے اس کے ثبوت میں ایسا معنی خیز سکوت کیوں اختیار فرمایا؟ شاید آپ پہلے خط کے متعلق عدم وصولی کا حیلہ کریں۔ اسلئے کافی تاخیر کے بعد آج اتمام حجت کے طور پر رجسٹرڈ مکتوب روانہ کر رہا ہوں تاکہ آپ کا یہ آخری حربہ بھی کند بلکہ پارہ پارہ ہو جائے ؎

نازک کلامیاں مری توڑیں عدو کا دل
میں وہ بلا ہوں شیشہ سے پتھر کو توڑ دوں

(مرسلہ نذیر احمد - ۱۴-مئی ۱۹۲۶ء)

اس مکتوب کو بھی ارسال کئے ہوئے ایک ہفتہ ہو چکا ہے۔ مگر سبحان اللہ قابل داد ہے آپ کا جمود۔ اور لائق ستائش ہے آپ کا سکوت۔ اسپر بھی آپ کی حمیت مذہبی کو غیرت نہ آئی اور حمایت حنفیت کا جوش پیدا نہ ہوا۔ ہو کیونکر؟ جبکہ اسپرٹ ہی ختم ہو چکی ہے۔ اور وہاں بجز عوام کالانعام کو اپنے دام تزویر میں پھنسانے کے دلائل وتحقیق سے کوئی تعلق نہیں۔

لہذا بذریعہ تحریر ہذا میں آپ کو پھر توجہ دلاتا ہوں کہ اگر آپ کے دعوے میں ذرہ برابر بھی صداقت ہے تو للہ اسکو دلائل وبراہین سے مزین فرماکر عالم ظہور میں لائیے۔ لیکن جواب لکھتے وقت ان شرائط کو ضرور ملحوظ رکھیں۔

(۱) چونکہ آپ کا دعوے ہے کہ میں صحیحین کے علاوہ تمام کتب احادیث سے اسکو ثابت کرسکتا ہوں لہذا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ پہلے آپ صحاح ستہ میں سے کسی ایک کتاب سے کوئی ایک ہی حدیث پیش کریں

(۲) صحاح ستہ کے علاوہ جو حدیثیں پیش کیجائیں ان کی اسناد بھی ساتھ ہی معہ حوالہ کتب ذکر کردیں۔

(۳) احادیث صحیحہ کے الفاظ سے بلا تاویل وتفسیر دعوے کی وضاحت ہو رہی ہو کہ جسے ایک عام عربی دان بھی بغیر کسی تکلف کے سمجھ سکتا ہو۔

(۴) اگر کسی اخبار وغیرہ میں جواب شائع کریں تو اس کا ایک پرچہ میرے پاس بھی مرحمت فرمائیں۔ یا کم از کم

حیات طیبہ طبع ثانی ۔ حضرت مولانا اسمٰعیل شہید دہلوی کی مفصل سوانح عمری ۔ قیمت ۱۲ (مجلد)

ahmadimuslim.de

بذریعہ کارڈ اسکی اطلاع ہی دیدیں۔ تاکہ میں اس پرچہ کو قیمتاً منگالوں۔ لیکن ہاں یاد دلائے دیتا ہوں کہ ؎
سنبھل کے رکھیو قدم دشت خار میں مجنوں
کہ اس نواح میں سودا برہنہ پا بھی ہے
(نذیر احمد مبارک پوری متعلم مدرسہ دار الحدیث رحمانیہ دہلی)

مافی الضمیر

(از حکیم مولوی عبد اللہ صاحب داتوی ساکن جھیلاں علاقہ چکار - گورنمنٹ کشمیر)

حافظ فضل الرحمن صاحب سکرٹری انجمن اہلحدیث لالہ موسٰے - زاد اللہ من فضلہ فضلاً ومن رحمتہ رحمۃً۔

؎ دارم از زلف سیاہت گلہ چندانکہ مپرس
کہ چناں زو شدہ ام بے سروساماں کہ مپرس

السلام علیکم - آپ کی تحریر اخبار دیکھتے ہوئے نظر پڑی - ہر ایک صاحب اپنے مافی الضمیر کو ہی ترجیح دیا کرتا ہے جو کچھ بہ نسبت مولوی اسمٰعیل صاحب مرحوم اور خاندان غزنویہ کے زیب تحریر ہوا پایۂ اعتدال سے بہت ہی بعید اور ناموزوں ہونے میں ممتاز تھا۔ "لا تعثوا فی الارض مفسدین" اور "الفتنۃ اشد من القتل" کے مصداق ایسے حضرات ہوئے

؎ جب مسیحائے زمانہ دشمن جاں ہو تو پھر
کون رہبر ہو سکے جب خضر بہکانے لگے

علمی اور عملی شرعی روشنی کا اثر ہندوستان اور پنجاب کیا بلکہ عرب تک پہنچا اسی خاندان کی بدولت[لہ] مولانا ابو المکارم و ابو الوفا مولوی ثناء اللہ صاحب زاد برکاتہ امرتسری بیشک و شبہہ اپنی فوقیت میں ممتاز ہیں اور میں بھی مداح ہوں۔ لیکن افسوس یہ ہے کہ غزنویہ مرضیہ کی کسر شان کو موجب ترقی پایۂ مولوی ثناء اللہ صاحب تصور کیا جا رہا ہے۔ حالانکہ مولانا مولوی فاضل صاحب امرتسری ہر چند ہی برخلاف خاندان مذکور کے کیوں نہ ہوں۔ لیکن جب کسی موقعہ پر اُن کے روبرو اس خلاف کے پیرایہ میں ذکر شروع ہوجائے تو باتوں میں ہی دل لگیاں کرتے ہوئے رفع دفع کردیتے ہیں۔ چنانچہ ایام خلاف (مابین مولانا جناب قاضی عبد الاحد صاحب خانپوری کے اور مولوی فاضل صاحب کے) میں پیر مہر شاہ گولڑوی نے موقعہ پاکر مولوی فاضل صاحب امرتسر والوں کو امداد دینے کی خواہش ظاہر کی۔ تو جواباً مولانا مولوی "فاضل صاحب نے فرمایا

"ہم اہل حدیث اگرچہ آپس میں کیسے ہی مخالف کیوں نہ ہوجائیں۔ پھر بھی ہم کو تم باقی لوگ متحد تصور کیا کرو" او کما قال۔

میں کہتا ہوں آفرین! واقعی نامندگان قوم ایسے ہی دور اندیش اور کریم الطبع ہوا کرتے ہیں۔ جیسے کہ مولانا امرتسری صاحب ہیں۔ زاد اللہ حیاتاً و حسناتاً - اور یہ شرف کسی کے ماننے نہ ماننے پر موقوف نہیں۔ بلکہ ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء - ؎

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم
چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

مولوی حافظ صاحب سکرٹری لالہ موسوی (میں بھی شامل ہوں) جیسے صاحبان کی عملی طرز کے واسطے وان طائفتان من المؤمنین اقتتلوا فاصلحوا بینہما۔ الآیہ وغیرہ (پ ۲۶ رکوع ۱۳) وارد ہیں۔ کئی دفعہ نظر سے گذری ہوگی۔ تدبر فرمایئے۔ ہردو طائفہ مومنین میں شامل ہیں[ئے]۔

باوجود تنازعہ کے جائے غور یہ ہے کہ جو صاحبان مورد خطاب فاصلحوا کے ہیں طیش پکیتی کے ہوائی جہاز پر سوار ہوکر جوں دوڑتے ہیں اصلحوا کے بندرگاہ سے گذرتے ہوئے قاتلوا التی تبغی پر جا لنگر کرتے ہیں۔ پھر کمال تعجیل کے باعث قاتلوا ہی قاتلوا نظر آتا ہے۔ تبغی کی جانب از روئے حقیقت توجہ کی فرصت ہی نہیں رہتی۔ سبحان اللہ اتحاد اور اتفاق کے متعلق وہ جانفشانیاں اور عمل کے وقت یہ دست افشانیاں ؎

دگر بعید حرم تیغ برمکش زنہار
وزانچہ بادل ماکردۂ پشیماں باش   والسلام

[لہ] حسن ظنی میں غلو سمجھا ہے۔ نیز یہ کہ اسلام میں گدی پرستی تو کوئی شئے نہیں۔ شیعہ بھی یہی کہتے ہیں کہ حضرت علیؓ آنحضرت صلعم کو اقرب ہیں۔ ان کی موجودگی میں حضرت صدیق اکبرؓ کا انتخاب کیوں ہوا - شعر
ہنر بنما اگر داری نہ جوہر - الخ
اسلامی اصول کو ملحوظ رکھا گیا ہے ۱۲ میر سیالکوٹی

[ئے] کاش ایسے خیالات دوسری طرف سے بھی ہوں ۱۲

[سے] اس آیت کے حکم فاصلحوا پر تو بہت دفعہ عمل ہوچکا۔ امرتسر میں بھی صلح ہوئی۔ مدراس میں بھی ہوئی۔ جو ہو کر ٹوٹ جاتی رہی۔ اس کے دوسرے حکم فقاتلوا کی عدم تعمیل کا حساب حکم والا خود لیگا۔ واللہ الہادی۔ ۱۲ میر سیالکوٹی۔

(آریہ مشن)

مخنث کی جورو

؎ خدا کے فضل سے بیوی میاں دونوں مہذب ہیں
حجاب اُنکو نہیں آتا۔ اُنہیں غصہ نہیں آتا

"مخنث وغیرہ کو شادی کرنے کی خواہش ہو تو شادی کرکے حسب لیاقت اُس عورت میں بیٹا کرا کے اُس بیٹے کو حصہ دیوے۔"

(ستو شاستر ادھیائے ۹ اشلوک ۲۰۳)

خاکسار۔ دیکھی ناظرین آپنے شاستر کی پاک اور پوتر تعلیم۔ کہ مخنث جو بالکل نامرد ہوتا ہے اُسکو شادی کرنے کی تعلیم دی گئی ہے کہ جو شادی کرکے حقوق زن و شوئی قطعی ادا نہیں کرسکتا۔ اور اُس پر طرہ یہ کہ وہ دوسرے کے نطفہ سے بیٹا پیدا کرا کے اُس بیٹے کو حصہ دیوے۔

کیوں صاحب! یہ کسی شریف کی غیرت خواہ وہ مخنث ہی ہو کیسے گوارا کرسکتی ہے کہ وہ سامنے موجود ہو اور اُس کی عورت پر دوسرا شخص قبضہ کرکے کافی طور سے مخنث کر رہا ہو۔ اور وہ بے غیرت اُسکو دیکھتا رہے شرم شرم۔ شرم۔

اور ملاحظہ کیجئے! اگر کوئی بیحیا مخنث ایسا کرے بھی کہ شادی کرے اور اپنی عورت کو بیٹا پیدا کرانے کی غرض سے دوسرے کے سپرد بھی کردے اور اُس عورت کے لڑکیاں ہی لڑکیاں ہوں اور لڑکا نہ ہو تو

ahmadimuslim.de

اُس مخنث اور اُس کی عورت کو عجیب پریشانی کا مقابلہ ہوگا کہ رات دن محنت بھی کی اور کرائی اور نتیجہ بھی نہ ملا۔ اور اگر اُس عورت کے کوئی بچہ ہی پیدا نہ ہوا تو عجیب لطف رہیگا۔

اب ملاحظہ کیجئے دوسرا موقعہ۔ منوجی مہاراج کیا فرماتے ہیں۔

"جس طرح گئو۔ گھوڑا۔ اونٹ۔ لونڈی۔ بھینس۔ بکری۔ بھیڑ۔ ان میں بچہ پیدا کرانے والا بچہ کو نہیں پاتا۔ اسی طرح دوسرے کی عورت میں اولاد پیدا کرنیوالا اولاد کا مالک نہیں ہوتا۔" (منوشاستر ادھیائے ۹ اشلوک ۴۸)

"جو دوسرے کے کھیت میں بیج بوتے ہیں وہ اُس کے پھل کے مالک نہیں ہو سکتے اسی طرح دوسرے کی عورت سے اولاد پیدا کرانے والا اولاد کا مالک نہیں ہوتا۔" (منوشاستر ادھیائے ۹۔ اشلوک ۴۹)

"دوسرے کی گئو میں دوسرے کا بیل بچھڑا پیدا کرے تو گئو کا مالک اُن بچھڑوں کو پاتا ہے اور بیل کا نطفہ بے فائدہ جاتا ہے۔" (منوشاستر ادھیائے ۹۔ اشلوک ۵۰)

"اسی طرح دوسروں کے کھیت میں تخم ڈالنے والا مالک کھیت کا کام کرتا ہے اور اُس کے پھل کو نہیں حاصل کرسکتا۔" (منوشاستر ادھیائے ۹۔ اشلوک ۵۱)

خاکسار:۔ اگر کوئی شخص ادھیائے ۹ کے اشلوک من ابتدائے ۴۸ لغایت ۵۱ کو دیکھتا ہے تو وہ مخنث کی عورت کے ساتھ ہم بستر ہونے کا اقرار نہیں کرتا۔ اور وہ کہتا ہے کہ میں دوسرے کے کھیت میں بیج بو کر کیا کرونگا جبکہ اُس کا مجھ کو پھل ہی نہیں ملیگا۔ تو اندریں صورت مخنث صاحب اپنی عورت کو ہر ایک کے پاس واسطے تخم ریزی کے لئے پھرینگے۔ اور کوئی تخم ریزی پر رضامند نہ ہوگا۔ اور اگر کوئی آنکھوں کا اندھا اور جسم کا موٹا تازہ پھنس بھی گیا۔ اور عورت نے مخنث کو تعلیم مندرجہ ذیل سنائی کہ میں تو اس غیر مرد کے ساتھ ملاپ نہیں کرتی۔ دیکھو منوجی کا فرمان

"دوسرے مرد کے ساتھ جماع کرنے سے عورت دنیا میں مذمت کے قابل ہوتی ہے۔ اور گیدڑی کا جنم پاتی ہے۔" (منوشاستر ادھیائے ۹۔ اشلوک ۳۰)

خاکسار:۔ تو اب فرمائیے کہ وہ مخنث غریب کیا کرے۔ اگر وہ اپنی عورت کو دوسرے کے سپرد نہ کرے تو اپنے آپ کیا کرے؟ جبکہ وہ خود ہی عضو معطل ہے۔ اگر وہ دوسرے کے سپرد کرتا ہے تو اُس کی بے غیرتی اور بے عزتی کی کوئی حد باقی نہیں رہتی۔ اور اگر وہ اس بے عزتی کو بھی گوارا کرتا ہے تو بموجب ادھیائے ۹۔ اشلوک ۴۸ لغایت ۵۱ کے دوسرے اُس کی عورت کے ساتھ ہم بستر ہونے کو کوئی شخص رضامند نہیں ہوتا۔ اور وہ یہ کہتا ہے کہ میں دوسرے کے کھیت میں کیوں تخم ریزی کروں۔ جبکہ مجھ کو اُس کا پھل نہ ملے۔

اگر ایسا بھی ممکن ہو جائے کہ کوئی شخص جو عالم تجرد میں ہو اور وہ منوشاستر کی تعلیم کے خلاف تخم ریزی پر رضامند بھی ہو جائے۔ تو اب عورت تخم ریزی کرانے پر رضامند نہیں۔ وہ یہ عذر پیش کرتی ہے کہ میں تو دنیا میں ذلت نہیں گوارا کرتی۔ اور بعد مرنے کے بھی میں گیدڑی کا قالب نہیں حاصل کرتی غرض کہ معاملہ نہایت پیچیدہ ہے مخنث بے چارہ عجیب مصیبت میں مبتلا ہے۔

اب غور کرنے کی یہ بات ہے کہ اگر کوئی شخص مخنث کی عورت کے ساتھ ہم بستری کرنے کا قصد کرے تو وہ ادھیائے ۹ اشلوک ۲۰۳ کو پڑھکر اپنا مطلب پورا کرسکتا ہے۔ اور جو عورت مذکورہ یعنی مخنث کی عورت کے ساتھ تعارف نکرنا چاہے وہ ادھیائے ۹ کے اشلوک ۴۸ لغایت ۵۱ کے بموجب انکار کرسکتا ہے اور اگر عورت بھی اپنے شوہر کے علاوہ دوسرے سے ملاپ کرنا چاہے تو وہ بھی ادھیائے ۹۔ اشلوک ۲۰۳ کو پڑھکر غیر مرد کے پاس جا سکتی ہے۔ اور اگر وہ دوسرے مرد کے پاس جانے سے انکار کرے تو وہ ادھیائے ۹۔ اشلوک ۳۰ کو پڑھ کر انکار بھی کر سکتی ہے۔

کیسی عمدہ تعلیم ہے۔ اور کیسا اچھی دوکانداری ہے۔ زیادہ تشریح کرنا باعث شرم ہے۔ ایسے مذہب میں نجات کا راستہ لوگ بتاتے ہیں۔ ادھیائے ۹ اشلوک ۲۰۳ بھی نیوگ کا چھوٹا بھائی ہے۔ باقی پھر ملینگے اگر خدا لایا ؎

وہ شیفتہ کہ دھوم تھی حضرت کے زہد کی
میں کیا کہوں کہ رات مجھے کس کے گھر ملے

(منشی محمد داؤد خان ناولسٹ از سنبھل ضلع مراد آباد)

حق پرکاش

اس کتاب میں اُن ایک سو اُنتیس اعتراضات کا معقول اور عالمانہ جواب درج ہے جو سوامی دیانند نے اپنی مشہور کتاب "ستیارتھ پرکاش" میں قرآن شریف پر کئے تھے۔ آریوں سے آجتک "حق پرکاش" کا جواب الجواب نہ ہوسکا۔ اور نہ آئندہ ہونے کی امید ہے کاغذ اور لکھائی چھپائی نہایت اعلےٰ قیمت عمہ

الہامی کتاب

مولانا صاحب مدظلہ اور ماسٹر آتما رام کا مباحثہ۔ جسمیں فریقین نے وید اور قرآن شریف کو الہامی ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ قیمت عمہ

(منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر سے منگائیں)

ahmadimuslim.de

ملکی مطلع

آزادیٔ ریف کا خاتمہ

دول یورپ کی بیماری جوع الارض کا یہ تقاضا ہے کہ جس طرح بھی بن پڑے تمام دنیا پر ان کا قبضہ ہو جائے لیکن چونکہ ہر ایک کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ اس کرۂ ارض کا زیادہ سے زیادہ حصہ اُس کے قبضہ میں آئے اسلئے رات دن وہ اپنی اس خواہش کو پورا کرنے کیلئے جوڑ توڑ کرنے میں مصروف رہتے ہیں۔

اس مقصد کو آسان سے آسان طریقہ سے حاصل کرنے کیلئے وہ ایسی ایسی چالیں چلتے ہیں کہ شیطان بھی انہیں دیکھ کر پانی پانی ہو جائے۔ دھوکا۔ فریب۔ طمع زر۔ اہالیان ملک میں نفاق انگیزی۔ ریا کاری۔ غرضیکہ کوئی ایسا حربہ نہیں جو وہ استعمال نہ کرتے ہوں۔

جب کسی ملک پر دول یورپ میں سے کسی کا دانت ہوتا ہے تو سب سے پہلے وہ اُس ملک کی تجارت پر قبضہ کرتی ہے۔ پھر اپنے حریفوں سے اس کے معاملہ میں اندر ہی اندر خفیہ معاہدہ کر کے اس ملک کو اپنے لئے مخصوص کر لیتی ہے۔ اور رشوت میں اُسکو کسی دوسرے ملک پر قبضہ کرنے کی اجازت دیدیتی ہے۔

دول یورپ کے ان خفیہ معاہدات کی ایک مثال مصر و مراقش کا معاملہ ہے۔ انگریزوں اور فرانسیسیوں میں مصر کے قبضہ کے لئے مدت تک کشمکش رہی لیکن آخر فیصلہ یہ ٹھیرا کہ انگریز مصر پر قبضہ کرلیں اور فرانسیسی اسکے بدلے میں مراقش کو ہضم کرجائیں جس پر دونوں کا اتفاق ہو گیا۔

انگریزوں کی طاقت زبردست تھی ان سے کسی نے مقابلہ نہ کیا۔ اُنہوں نے تو مصر پر قبضہ کرلیا لیکن مراقش پر قبضہ کے دوران میں فرانس کے مقابلہ پر ہسپانیہ آڈٹا۔ اُس نے دعوےٰ کیا کہ مراقش چونکہ ہسپانیہ سے زیادہ نزدیک ہے اسلئے اس ملک پر اس کا زیادہ حق ہے۔ فرانس نے اس حریف کو مقابلہ پر دیکھکر یہی غنیمت سمجھا کہ "دہان سگ بہ لقمہ دوختہ بہ"۔ ایک عہدنامہ کے ذریعہ مراقش کا ایک حصہ ہسپانیہ کیلئے وقف کر دیا گیا۔

فرانس کے پاس زبردست افواج تھیں۔ سامان حرب کے گودام بھرے ہوئے تھے۔ کافی سے زیادہ جنگی جہاز تھے۔ زر و مال کی افراط تھی۔ عیاری اور مکاری میں یورپ کی کوئی قوم اُس سے بڑھکر نہ تھی۔ اُس نے چند ہی سال میں اپنے حصہ کے ملک پر ہر قسم کے حربہ سے کام لیکر قبضہ کرلیا۔ لیکن ہسپانیہ جو کہ ابھی خود نیم مہذب ہے۔ اور جس کے پاس فرانس کی طرح کافی زر و مال۔ زبردست جنگی بیڑہ اور بہت بڑی افواج نہ تھیں اپنے حصہ کے مراقش پر پوری طرح قابض نہ ہو سکا۔ اُس کے حصہ میں جو ملک آیا تھا اُس میں ایک علاقہ کا نام ریف ہے۔ ریف ہندوستان کے سرحدی آزاد علاقہ کی طرح پہاڑی ہے۔ اور وہاں کے قبائل ہمارے سرحدی قبائل کی طرح جنگجو ہیں۔ وہ ہسپانیہ کے خلاف اُٹھ کھڑے ہوئے۔ ہسپانیہ نے اپنی تمام جنگی طاقت۔ تمام زر و مال۔ اور تمام مکاریاں اور عیاریاں خرچ کر دیں لیکن وہ ریف پر قابض نہ ہو سکا۔ غازی محمد بن عبدالکریم جو ہسپانیہ ہی کا تعلیم یافتہ تھا قبائل ریف کی رہنمائی کیلئے آموجود ہوا۔

غازی محمد بن عبدالکریم کی رہنمائی میں قبائل ریف نے سالہا سال تک ہسپانیوں کو شکستیں دیں اور ایسی سخت شکستیں کہ اُس ریف سے واپسی کا اعلان کر دیا۔ ہسپانیہ کی شکستوں نے مراقشیوں میں آزادی کی ایک روح پھونکدی۔ اور اس کا اثر فرانسیسی حلقہ اثر میں بھی نظر آنے لگا۔ نیز اُس حصۂ ملک کو ہضم کرنے کیلئے فرانس کے منہ میں پانی بھر آیا۔ جس کو غازی محمد بن عبدالکریم نے ہسپانیہ کے گلے سے اُگلوا لیا تھا۔ غازی محمد بن عبدالکریم فرانس سے لڑنا نہیں چاہتا تھا۔ لیکن فرانس کی نیت خراب تھی۔ اُس نے علاقہ ریف میں پیشقدمی کرنے کے احکام فوجوں کے نام جاری کر دئیے آخر غازی موصوف نے "تنگ آمد بجنگ آمد" کے اصول پر فرانسیسی فوجوں کا مقابلہ کر کے اُنہیں بھی ایسی شکست فاش دی کہ فرانسیسی کمانڈر مارشل لیائی کو اس عہدہ سے سبکدوش ہونا پڑا۔

فرانس نے اپنے بہترین فوجی قائد جنرل پیٹین کو اس مہم کے سر کرنے پر مامور کیا۔ لیکن جنرل موصوف کی تمام جد و جہد کا نتیجہ یہ نکلا کہ وہ اُس علاقہ کو بھی سر نہ کر سکا جو کہ فرانسیسی فوجوں نے کھو دیا تھا۔ اور اس نے اعلان کیا کہ میرا کام ختم ہو گیا ہے۔ اب محمد بن عبدالکریم سے سیاسی مدبر سمجھ لیں

ہم شروع میں لکھ چکے ہیں کہ دول یورپ کے بیشمار سیاسی حربوں میں سے ایک حربۂ "نفاق ڈلواؤ اور فتح کرو" کا بھی ہے۔ فوجی طاقت کے ساتھ ساتھ عیاری۔ مکاری اور منافقانہ طاقت بھی کام کر رہی تھی۔ ہر قوم اور ہر ملک میں غدار اور طامع شخص ہوا کرتے ہیں۔ اگر مراقش سے غریب ملک میں بھی ایسے لوگوں کا وجود ہو تو کوئی تعجب کی بات نہیں۔

فرانسیسیوں نے غدار قبائل پر زرپاشی کی اور اُنکے ذریعہ برسرپیکار قبائل کو لالچ دیکر امیر محمد بن عبدالکریم کے خلاف بھڑکانا شروع کیا۔ جاہل قبائل فرانسیسی پروپگنڈا سے مرعوب اور زر کے لالچ میں پھنسکر اپنے ملک اور قائد اعظم سے غداری پر آمادہ ہو گئے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ بہادر اور سرفروش مجاہد جس کو فرانس اور ہسپانیہ کی متفقہ فوجیں شکست نہ دے سکی تھیں انکی ریشہ دوانیوں کے سبب مغلوب ہو گیا اور اُس نے فرانس کے سامنے ہتھیار ڈالدئے۔

امیر محمد بن عبدالکریم کی اطاعت سے ایک چھوٹی سی آزاد اسلامی سلطنت کی آزادی کا خاتمہ ہو گیا۔ اور گو بعض قبائل ابھی تک فرانس و ہسپانیہ سے برسرپیکار ہیں لیکن جو اتفاق و اتحاد کی برکت تھی وہ مفقود ہے اور خیال کیا جاتا ہے کہ وہ قبائل بھی چند ہی روز میں دشمنوں کی ریشہ دوانیوں کا شکار ہو کر مطیع و منقاد ہو جائینگے۔ اور ریف کی سربلندی اور شجاعت۔ ذلت اور بزدلی میں مبدل ہو جائیگی جیسا کہ ہم یورپ کی زیر نگیں مفتوح قوموں میں دیکھتے ہیں۔ انا للہ۔

سوراجیہ کی پہلی قسط

ہم کسی گذشتہ پرچہ میں لکھ چکے ہیں کہ ہم سوراجیہ کے حامی ہیں۔ لیکن جس سوراجیہ کا آجکل ہندو خواب دیکھ رہے ہیں وہ وہ سوراجیہ نہیں جس کا تصور مسلمانوں کے دماغ میں ہے۔ مسلمان مساوات چاہتے ہیں۔ آزادی چاہتے ہیں۔ وہ غلامی کے طوق کو اُتار پھینکنا چاہتے ہیں۔ اور یہی پہلے سوراجیہ کا مفہوم تھا۔ لیکن جب سے سماجیوں کی رہنمائی میں ہندو قوم نے سوراجیہ کا خاکہ بدلا ہے اُسی وقت سے یہ حالت ہوگئی ہے کہ ہندوؤں کے مفروضہ سوراجیہ سے مسلمان خوف کھانے لگے ہیں۔ اور اُنہیں واقعات سے معلوم ہو رہا ہے کہ ہندو سوراجیہ میں مسلمانوں کی حیثیت اس سے زیادہ نہیں ہوگی جو کہ آریوں کے راجیہ میں شودروں کی رہی ہے۔

ہم گذشتہ اشاعتوں میں کئی ایسے واقعات لکھ چکے ہیں۔ اب ایک نیا واقعہ سنئے اور بدقسمت ہندوستان کی قسمت پر خون کے آنسو بہائیے۔

کلکتہ کارپوریشن کے میئر یا صدر ایک ہندو بزرگ ہیں جو صحیح طور پر سوراجی واقع ہوئے ہیں۔ اُن کی حب وطن اور غیر جانبداری مسلمہ ہے۔ اُن کے نائب مسٹر سہروردی ایک مسلمان ہیں۔

جب سے کلکتہ میں ہندو مسلم فساد کی وبا پھیلی ہے کارپوریشن کے ہندو ممبر ہاتھ دھو کر اُنکے پیچھے پڑے ہوئے ہیں اور اس کوشش میں ہیں کہ جس طرح بھی بن پڑے اُنہیں اس عہدہ سے ہٹا دیا جائے۔

کلکتہ کی کارپوریشن (میونسپلٹی) میں ہندو ممبران کی اکثریت ہے اس سے فائدہ اُٹھا کر اُنہوں نے پہلے تو ایک چٹھی ۴۲ ممبروں کی دستخطی میئر کے پاس بھیجی کہ انہیں اس عہدہ سے برطرف کر دیا جائے۔ پھر ایک رزولیوشن پاس کیا کہ اُن کے جرموں کی تحقیقات ایک کمیٹی کے ذریعہ کی جائے۔

مسٹر سہروردی نے اس کمیٹی کی اس بنا پر مخالفت کی کہ اسکے ممبر وہی لوگ ہیں جو پہلے ہی سے مسٹر موصوف کے خلاف اپنے عناد کا اظہار کر چکے ہیں۔

آپ نے کہا کہ چونکہ جو شہادتیں اس کمیٹی میں پیش ہونگی اُن میں جھوٹ بولا جائیگا۔ اسلئے میں چاہتا ہوں کہ جو الزام مجھ پر لگائے گئے ہیں اُن کی تحقیقات قانونی عدالت میں کیجائے تاکہ جھوٹے گواہوں پر ہتک عزت کا مقدمہ دائر کیا جا سکے۔ اور کہا کہ میرا اسکے سوا اور کچھ قصور نہیں کہ میں مسلمان ہوں۔"

طوطی کی صدا نقارخانہ میں کون سنتا ہے۔ کمیٹی نے رزولیوشن پاس کر دیا۔ اور اسکا نتیجہ یہ ہوگا کہ مسٹر سہروردی بیک بینی و دو گوش ہندوؤں کی رواداری کی بھینٹ چڑھ جائینگے۔

یہ ہے مسلمانوں کیلئے سوراج کی پہلی قسط۔

سیاسیاتِ مصر

ہم گذشتہ پرچہ میں لکھ چکے ہیں کہ سعد زاغلول پاشا کی جماعت انتخاب میں کامیاب ہوگئی ہے۔ اور اس اکثریت کے ساتھ کامیاب ہوئی ہے کہ دوسری پارٹیوں کے ممبر پارلیمنٹ میں خال خال نظر آئینگے۔

پہلے خیال تھا کہ سعد زاغلول پاشا بوجہ بیماری اور کبر سنی وزارت عظمٰے کے عہدہ کو قبول نہ کرینگے اور عدلی پاشا لبرل پارٹی کے لیڈر کو وزارت عظمٰے سنبھالنے کیلئے ترغیب دینگے۔ لیکن معلوم ہوتا ہے کہ اُنہوں نے خود قلمدان وزارت سنبھالنے کا ارادہ کر لیا ہے۔

زاغلول پاشا کی اس کامیابی نے برطانیہ میں ہلچل ڈالدی ہے۔ اور برطانی اخبار برابر سعد زغلول کی گفت و شنید نے برطانیہ کو آتش زیر پا کر دیا ہے کیونکہ اس گفت و شنید میں سعد زغلول نے جو خیالات ظاہر کئے ہیں وہ ہو بہو وہی ہیں جو پہلے زمانہ وزارت میں تھے۔ حکومت برطانیہ زاغلول پاشا سے یہ چار مطالبات منوانا چاہتی ہے۔

(۱) سوڈان پر برطانیہ کا حق تصرف تسلیم کر لیا جائے

(۲) نہر سویز برطانیہ کی زیر حفاظت رہے۔

(۳) مصر میں غیر ملکی اشخاص کی جان و مال کا تحفظ برطانیہ کے ذمہ ہو۔

(۴) مصر کو دشمنوں کے حملوں سے بچانے کا استحقاق برطانیہ کو حاصل رہے۔

سعد زاغلول ان مطالبات کو ماننے کے لئے تیار نہیں۔ کیونکہ ان سے تو مصر برطانیہ کا غلام ظاہر ہوتا ہے بلکہ سعد زغلول تو برطانیہ سے اس بات پر اصرار کرتا ہے کہ وہ اپنی افواج کو مصر سے واپس بلالے۔

"ٹائمز کا سیاسی نامہ نگار لکھتا ہے کہ اگر سعد زغلول اسی پر مُصر رہا کہ وہ وزارت خود مرتب کریگا تو اسکا نتیجہ یہ ہوگا کہ برطانیہ مصر کی آزادی کا اعلان واپس لے لے۔"

ایک فرانسیسی مدبر نے بھی چند روز ہوئے یہی رائے ظاہر کی تھی کہ برطانیہ مصر کو آزادی دینے کی بجائے اس پر آہنی پنجہ سے حکومت کرنا پسند کریگی۔ اس کی تصدیق بعد کے تاروں سے ہوتی ہے ایک انگریزی جنگی جہاز کو مصر جانے کا حکم مل گیا ہے۔

دیکھیں مصری قوم پر انگریزوں کی ان دھمکیوں کا کیا اثر ہوتا ہے۔ اور اگر انگریزوں نے مصر کے اعلان آزادی کو واپس لے لیا تو انگریزوں کے وعدوں اور اعلانوں کی حقیقت دنیا کی نظروں میں کیا رہجاتی ہو۔

قبر پرستوں کا اخلاق

بھلا جن لوگوں کا اسلام ہی اُن رسوم شرکیہ اور قبر پرستی تک محدود ہو۔ جو از روئے اسلام دنیا میں سب سے بڑے گناہ ہیں۔ اُن کو اسلامی اخلاق سے کیسے مس ہو سکتا ہے۔

پہلے بھی ہم کئی بار ان قبر پرستوں کے اخلاق کا نمونہ دکھا چکے ہیں۔ آج ایک قبر پرست کی ایک چٹھی کا کچھ حصہ نقل کرتے ہیں جو ان کی شرافت اور صفائی قلب کی ایک روشن دلیل ہے۔ پاکپٹن کے ایک پیر سید صاحب ایڈیٹر "سیاست" کو لکھتے ہیں۔

"آپ کے بخیریت واپس آنے کی ازحد خوشی ہوئی مولا پاک آپ کو حرام زادے کافر نجدیوں کے پنجہ سے بچا کر ساتھ خیریت کے لایا۔ ۔ ۔ ۔ خدا تعالیٰ ایسے کافروں کو غرق کرے۔ آمین آمین۔"

بھلا جنکو رات دن قبروں پر سجدے کرنے اور مُردوں سے مرادیں مانگنے سے فرصت نہ ہو وہ قرآنی اخلاق سے اگر کورے ہوں تو کوئی تعجب کی بات نہیں۔

ahmadimuslim.de

متفرقات

خاص توجہ کے قابل

غریب فنڈ میں سائلین کی تعداد سال بسال بڑھتی جاتی ہے۔ پچھلے سال اسی فنڈ سے ۷۰ سائلین کے نام اخبار جاری ہوا۔ جس کے مقابلہ میں امسال ۱۷۔ مئی سنہ رواں تک ۶۹ سائلوں کے نام اخبار جاری ہوچکا ہے۔ اور آجتک (۲۷) نام درج رجسٹر ہیں۔ فنڈ میں چندہ نہ ہونے کی وجہ سے ان سائلوں کے نام جنکا داخلہ جنوری کے مہینہ میں وصول ہوا ہے ابھی تک اخبار جاری نہیں ہوسکا۔ احباب کرم خاص توجہ فرمائیں تاکہ ان کی اس امداد سے نادار شائقین اہلحدیث جو پوری قیمت ادا کرنے کی استطاعت نہیں رکھتے دو روپے داخلہ بھیجکر سال کیلئے اخبار سے دینی اور علمی فائدہ حاصل کرسکیں۔

بعض احباب ۲ داخلہ بھیجکر اس امر کے خواہاں ہوتے ہیں کہ داخلہ وصول ہوتے ہی اخبار اُن کے نام جاری کیا جائے۔ اُن کو واضح رہے کہ داخلہ وصول ہونے پر سائلین کے نام سلسلہ وار درج رجسٹر کئے جاتے ہیں۔ جب کوئی چندہ کی رقم فنڈ مذکور میں آتی ہے۔ تو نمبروار درج شدہ سائلوں کے نام اخبار جاری کیا جاتا ہے۔ اس لئے داخلہ بھیجکر اطمینان رکھا کریں۔ باری پر اخبار خود ہی انکے نام جاری ہوجائیگا۔

یاد رفتگان خاکسار کی لڑکی ام سلمیٰ بعمر پانچ سال بعارضہ ہیضہ ۹ مئی کو فوت ہوگئی۔ اناللہ۔ پھر ۱۲ مئی کو میرا سالہ محمد کبیر الدین بعمر ۳ سال اسی عارضہ میں انتقال کرگیا۔ اناللہ۔ (خاکسار عبدالقیوم آنریری سکرٹری انجمن اصلاح المسلمین ایٹورہ ڈاکخانہ عابدہ ضلع پٹنہ)

ایضاً:۔ میرے فرزند ابوظفر عبدالواحد کی بیوی ۲۸ مئی کو بعارضہ بخار انتقال کرگئی۔ اناللہ۔

(حکیم محمد عبدالرحیم پٹنہ ضلع گستنا)

ایضاً:۔ میرا بھائی مسمی عبدالحکیم متعلم فورتھ ییر کلاس میڈیکل سکول امرتسر ۳۱ مئی کی شب کو فوت ہوگیا اناللہ (ذکاءاللہ لنبیری میڈیکل سکول امرتسر)

ایضاً:۔ ہماری والدہ ماجدہ ۳۰ مئی کو اس دارفانی سے کوچ کرگئیں۔ اناللہ۔ (عبدالرحمٰن واخوانہ ابناء حاجی محمد حسین سوداگر مرحوم ومغفور)

ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور دعاء مغفرت کریں۔ اللھم اغفر لھم۔

درخواست دعا الہ آباد کے مظلوم ومفلس اہل حدیثوں کے مقدمہ کا سلسلہ ہنوز جاری ہے۔ ناظرین دعا فرمائیں کہ اللہ حق کو غلبہ دے۔ آمین۔ جناب مولوی عبدالواحد صاحب نے مبلغ ۵ عنایت کئے جزاک اللہ۔ امید ہے کہ آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس بھی توجہ فرمائیگی۔ انشاءاللہ تعالے۔

(عاجز ڈاکٹر احمد حسین خان)

اطلاع

بعض احباب دریافت کرتے ہیں کہ ہمیں معلوم نہیں کہ مضامین جو اخبار میں درج کرانے چاہیں، کہاں بھیجیں۔ براہ راست سیالکوٹ ارسال کریں یا امرتسر میں۔ سو وہ مطلع رہیں کہ ہر وہ تحریر جو درج اخبار ہونیوالی ہو خواہ کوئی مضمون ہو۔ خواہ تعاقب ہو۔ خواہ مذاکرہ علمیہ ہو۔ وہ براہ راست سیالکوٹ میں میرے پاس ارسال کیجائے۔ بشرطیکہ اُنہیں کوئی ایسا امر نہ ہو جس کا جواب دفتر کے متعلق ہو میرا پتہ اتنا کافی ہے "محمد ابراہیم میر، شہر سیالکوٹ" شہر کا لفظ ضرور ہو۔

اور ہر وہ خط جسمیں اخبار یا اشتہار یا اخبار کے جاری کرانے کے متعلق کچھ لکھا ہو وہ بدستور دفتر اہلحدیث امرتسر میں بھیجا جاوے۔

(میر سیالکوٹی)

قبول اسلام ۲۸ مئی سنہ ۳۶ء کو مسجد شیخ خیر الدین صاحب مرحوم میں مسمیان گہر سنگھ چتر سنگھ فوجی جولداران پنشنر اقوام مذہبی سکھ سکنہ سرالی کلاں ضلع امرتسر حکیم محمد یعقوب صاحب ہاشمی کی کوشش سے نور اسلام سے مشرف ہوئے ہیں۔ خدا استقامت بخشے۔ آمین اول الذکر کا اسلامی نام غلام محمد اور دوسرے کا غلام رسول رکھا گیا ہے۔ (شیخ کریم بخش سوداگر امرتسر)

تنظیم یتیم خانہ امرتسر جمعیت تنظیم نے امرتسر میں ایک یتیم خانہ کھولا ہے جسمیں نہایت معزز اور اعلےٰ اصولوں پر بچوں کی تعلیم وتربیت کا انتظام کیا گیا ہے یتیم خانہ میں بچوں کی روحانی اور جسمانی آسائش کا مکمل سامان جمع ہے رہائش۔ قیام اور طعام کا انتظام بہت اچھا ہے۔ بچے تین جگہ تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ صبح کو اسلامیہ اسکول امرتسر میں۔ اسکے بعد یتیم خانہ میں۔ جہاں ان کیلئے ایک خاص اُستاد مقرر ہے۔ اسکے بعد مسجد میں قرآن پاک کی تعلیم دیجاتی ہے۔ جو لوگ یتیم بچوں کو آئندہ زندگی میں آوارگی تباہ حالی۔ گداگری اور ایمان فروشی سے بچانا چاہتے ہیں اُن کا فرض ہے کہ وہ ہونہار یتیم بچوں کو تنظیم یتیم خانہ میں داخل کرائیں۔ پانچ سال سے ۱۲ سال کی عمر تک کے بچے یتیم خانہ میں داخل کئے جاتے ہیں۔ تمام عرضیاں بہت جلد مندرجہ ذیل پتہ پر آنی چاہئیں۔

(قریشی۔ سپرنٹنڈنٹ تنظیم یتیم خانہ امرتسر)

اسلامیہ کالج لاہور کو ترقی دینے کی حال میں جو کوشش کی گئی ہے وہ مخفی نہیں ہوسکتی۔ حقیقت یہ ہے کہ اسوقت یہ قومی کالج ہر لحاظ سے پنجاب کی بہترین تعلیم گاہوں میں سے ہے۔ اور اسے اور بھی بہتر بنانے کی کوشش برابر جاری ہے۔

قومی اغراض کو مدنظر رکھکر اس امر کی ضرورت ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں مسلمان اعلےٰ تعلیم حاصل کریں اور انٹرنس خاصکر اول ودوم ڈویژن میں کامیاب ہونے والے طلباء کو اسلامیہ کالج میں داخل ہونا چاہئے۔ انشاءاللہ کسی مسلمان طالبعلم کو جو اسلامیہ کالج میں داخل ہونا چاہیگا انکار نہ کیا جائیگا۔ جہاں ہونہار مگر غریب مسلمان طلباء کو معافی فیس وعطائے وظائف کے ذریعہ خاص امداد بھی دیجاتی ہے

(آنریری سکرٹری)

تلاش کتب مجھے کتاب تلبیس ابلیس والارشاد کی ضرورت ہے کسی کے پاس اگر برائے فروخت موجود ہوں تو براہ کرم پتہ وقیمت سے ذیل کے پتہ پر اطلاع دیں ممنون ہونگا (محمد فرزند علی موضع سوٹھ گاؤں ڈاکخانہ ہرلاکھی ضلع دربھنگہ)

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

مکہ معظمہ میں ترکی وفد کا ورود } روزنامہ خلافت کو معتبر ذریعہ سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ چند روز ہوئے ترکی وفد مکہ معظمہ پہنچ گیا۔ افغانی مندوبین میر عطاء محمد خان ہراتی۔ اور عبد الصمد جان بھی حجاز جا رہے ہیں۔ علاوہ ازیں ایک با اثر افغانی ملا اپنے متبعین کے ساتھ بغرض حج جانیوالا ہے۔

ہسپانیہ کے کمینے ارادے } غازی عبد الکریم تازہ پہنچ گئے ہیں ہسپانیوں نے غازی موصوف کو اپنے قبضہ میں لینے کا مطالبہ کیا ہے۔ کیونکہ اول تو وہ ہسپانی عہدہ داروں کے متعلق یہ نہیں بتایا گیا کہ وہ کہاں گئے اور دوسرے یہ کہ امیر عبد الکریم نے فرانسیسیوں سے جنگ کرنے سے قبل ہسپانیوں کے خلاف اعلان جنگ کیا تھا۔

ہسپانی قیدی قابل رحم حالت میں تھے ان کے ساتھ جو سلوک کیا گیا اسکے متعلق ان کے جذبات نہایت تلخ ہیں اور انہوں نے ظاہر کیا ہے کہ فرانسیسی قیدی ان سے بہتر حالت میں رکھے گئے تھے۔

برطانیہ اور ترکی کی دوستانہ گفت وشنید

دار العوام میں استفسارات وسوالات کے جواب میں وزیر خارجہ نے بیان کیا کہ مسئلہ موصل کے متعلق حکومت برطانیہ اور حکومت انگورا کے درمیان گفت وشنید ابھی تک جاری ہے۔ یہ باہمی مذاکرات دوستانہ پہلو لئے ہوئے ہیں۔ مزید براں وزیر خارجہ (مسٹر چیمبرلین) نے کہا کہ جب تک ترکی اور برطانیہ کے عہدنامہ کی شرائط پر فریقین رضامند نہ ہو جائیں قطعیت کے ساتھ کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ البتہ اسقدر امید ضرور ہے کہ گفت وشنید کا بہت جلد اطمینان بخش خاتمہ ہو جائیگا۔

ترکی اور شام کا عہدنامۂ رفاقت } موسیو سراٹ اور توفیق پاشا وزیر خارجہ ترکی نے ترکی اور شام کے معاہدہ رفاقت پر دستخط کر دئے ہیں۔ یہی وہ معاہدہ ہے جسکے لئے چند ماہ کی بات ہے کہ موسیو ژدینال (فرانسیسی ہائی کمشنر متعینہ شام) نے گفت وشنید شروع کی تھی۔

امیر شکیب ارسلان کا بہادرانہ اعلان

۳۰ مئی کو امیر شکیب ارسلان نے برٹش یونائیٹڈ پریس کے نمائندے سے فرمایا کہ غازی عبد الکریم کی شکست سے دروزیوں پر کسی قسم کا خوف وہراس طاری نہیں ہوا ہے۔ دروزی فرانس کے خلاف جنگ جاری رکھنے پر تلے ہوئے ہیں کہ ہم اسوقت تک صلح نہیں کرینگے جبتک کہ ہم اپنے پورے پروگرام کو عملی جامہ نہ پہنا لیں۔

برطانوی مزدوروں سے روسیوں کی ہمدردی } برطانیہ کے کان کنوں کی ہڑتال روسی ٹریڈ یونین کانگرس پر بڑا بھاری اثر پیدا کر رہی ہے۔ روسی سفیر متعینہ برطانیہ رقمطراز ہے کہ روسی ٹریڈ یونین کانگرس نے فوری اعانت کے علاوہ اپنے تمام ارکان کو حکم دیا ہے کہ وہ اپنی تنخواہوں اور اُجرتوں کا چوتھائی حصہ برطانوی کان کنوں کی لئے بطور چندہ مرحمت کریں۔

۴۴ دن تک فاقہ کشی کرنیوالا جرمن }

ایک جرمن نے حال میں اپنی ۴۴ دن کی فاقہ کشی ختم کی ہے جسمیں اس نے کھانا نہ کھایا تھا۔ اس دن ہزار ہا جرمن اسے ہسپتال لیگئے تاکہ ڈاکٹروں کی زیر نگرانی اسے کھانا کھلایا جائے۔ فاقہ کش صاحب کو لوگوں نے انعام کے طور پر ۸۰۰ پونڈ یعنی ایک لاکھ بیس ہزار روپیہ دیا ہے۔

دہلی میں رضاکاروں کی بھرتی } آئندہ بقرعید کے موقعہ پر امن وسکون قائم رکھنے کی غرض سے مسٹر اوڈ سپرنٹنڈنٹ پولیس نے شہر کے مختلف حصوں کے معززین وبا اثر اشخاص سے خط لکھکر درخواست کی تھی کہ وہ دس روز کے لئے خاص رضاکار کے طور پر کام کریں۔ ابتک ۷۰ ہندو اور مسلمان معززین اپنی خدمات پیش کر چکے ہیں۔ مسٹر اوڈ شہر کے حلقہ میں دو تین معززین کو ۱۵ جون تک پولیس افسر کے اختیارات تفویض کرینگے۔

کتاب رنگیلا رسول کا مقدمہ } اسکے مقدمہ میں صرف ۴ گواہان صفائی کی شہادت ہوئی۔ آئندہ پیشی ۱۵ جون کو ہوگی۔

امرتسر میں ہولناک آتشزدگی } امرتسر کی گورو رام داس کاٹن مل میں جو آتشزدگی واقع ہوئی تھی اسکے نقصانات کا اندازہ یہ ہے کہ کل ۱۶ ہزار نکلے جلکر خاک سیاہ ہو گئے۔ عمارت اور کلوں کو جو نقصان پہنچا اس کا اندازہ سات ہزار سے زیادہ ہے۔ مگر عمارت اور مشینری چھ لاکھ چھتر ہزار کے عوض بیمہ شدہ ہے۔ یہ کارخانہ چھ سال سے قائم شدہ ہے اور اسمیں روئی بیلنے۔ کپڑا بننے اور سوت کاتنے کا کام ہوتا تھا۔ خالصہ کالج کے معلمین، متعلمین اور سیوا سمتی کے آدمیوں نے جان پر کھیل کر آتش فرد کرنے میں بیش بہا امداد بہم پہنچائی۔

بلقان میں جنگ کے آثار } ڈیلی نیوز کو معلوم ہوا ہے کہ اطالیہ رومانیہ کو ۲ لاکھ پونڈ قرضہ دے رہا ہے۔ اس قرضے کے اکثر حصے سے رومانیہ اطالوی آبدوز کشتیوں کو خریدیگا۔ اسکے ساتھ ہی یہ افواہ بھی پھیلی ہوئی ہے کہ اطالیہ سے سامان حرب اور اسلحہ کی بہت بڑی تعداد یونان کی طرف بھیجی جا رہی ہے۔ انکی وجہ سے سیاسی حلقوں میں خوب چہ میگوئیاں کی جا رہی ہیں۔ اطالیہ اور یونان نے فرانس اور برطانیہ کے بحری اور عسکری مشن کو برطرف کر دیا ہے۔ اطالیہ کی ان کارروائیوں کی وجہ سے ترکی میں بڑے خطرے کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ ترکی میں آگے سے یہ احتمالات ترقی پذیر ہیں کہ اطالیہ ترکی پر غاصبانہ حملہ کرنے والا ہے۔

شاہ مصر کی مطلقہ بیوی } دیوانے شہزادے سیف الدین کی ہمشیرہ شویکارہ جو شاہ فواد کی مطلقہ بیوی بھی ہے اُسنے مصر کی ایک عدالت میں حکومت کے خلاف مقدمہ دائر کیا۔ وجہ مقدمہ یہ تھی کہ مصر کے سفیر متعینہ برلن نے شہزادی مذکور کی جائداد کو اپنی بدنظمی کی وجہ سے نقصان پہنچایا۔ عدالت نے شہزادی کو ۲۷۰۰۰ ہزار پونڈ بطور ہرجانہ دئے۔

ڈاکٹر ٹیگور کی مسولینی سے گفتگو } مسولینی شاعر بنگال ڈاکٹر رابندر ناتھ سے ملاقی ہوئے۔ اور آپ سے انگریزی زبان میں گفتگو کی۔ ڈاکٹر رابندر ناتھ صاحب روما میں پندرہ روز تک قیام فرمائینگے۔

کتاب الروح - روح انسانی کے متعلق عجیب و غریب انکشاف - قیمت

سلاجیت خالص آفتابی

دل و دماغ اور معدہ کو طاقت بخشتی ہے خون صالح پیدا کرتی ہے کھانسی نزلہ ریزش ضعف دماغ کمزوری سینہ بلغم بواسیر خونی و بادی درد کمر اور دمہ کو از حد مفید ہے بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے ضعیف العمر اور کمزور اشخاص کو بڑی طاقت بخشتی ہے ٹوٹے یا اکھڑے ہوئے اعضا اور جوش اور جوڑوں کے درد کو بہت نافع ہے مادہ تولید کو پیدا اور گاڑھا کرتی ہے قوت باہ کو بڑھاتی امساک پیدا کرتی اور سرعت و احتلام و جریان کو دور کرتی ہے جماع کے بعد اسکی ایک خوراک کھا لینے سے پہلی طاقت بحال رہتی ہے سنگ مثانہ (پتھری) کو ریزہ ریزہ کر کے بہا دیتی ہے ہر عمر اور ہر موسم میں استعمال کیجاتی ہے قیمت فی چھٹانک ۱۲؎ نصف پاؤ ۱۲؎، پاؤ بھر ۱۰؎، نصف سیر عہ ایک سیر للعہ مع محصول ڈاک وغیرہ۔ ممالک غیر سے محصول علاوہ۔

(دوم سلاجیت ۔ فی اونس دو روپے بارہ آنے ۔

زبردست شہادت

جناب حکیم صاحب سلاجیت آدھ پاؤ بذریعہ خط ہذا ارسال فرما کر ممنون فرمائیے آپکی سلاجیت تمام ہندوستان کے دواخانوں سے خالص ہے کیونکہ ہندوستانی دواخانہ دہلی کی سلاجیت اس درجہ کی نہیں ہے یہ پتھری اور درد چوٹ میں اکسیر کا حکم رکھتی ہے اور مادہ تولید کو گاڑھا کرنے میں لاثانی دوا ہے۔" (۷ ۳/۲۴ ء)

(محمد اشرف موضع سندھو تحصیل چونیاں ضلع لاہور)

تازہ ترین شہادت

عالیجناب حکیم صاحب سلاجیت ملا اور برابر آج دن تک کھایا میرے پیٹ میں گولے گولے تھے اور ناف کی شکایت ہر وقت رہتی تھی۔ اب ناف کی شکایت تو نہیں اور پیٹ کے گولے بھی آرام ہیں آپکی سلاجیت بہت فائدہ کرنے والی چیز ہے اب ایک چھٹانک اور روانہ کر دیں تھیلہ کو بہت فائدہ کیا ہے بہت دوائی پر روپیہ خرچ کیا مگر آرام نہیں پایا جناب کی دوائی سے بہت آرام ہوا خداوند کریم آپ کو خوش آباد رکھے اور دواخانہ ہمیشہ جاری رکھے۔" (۲۷ ۹/۲۵ ء)

(شان خان موضع ڈراتیوڈ بنشن لین ضلع سہارنپور)

(منگانے کا پتہ)

حکیم حاذق علم الدین سندیافتہ پنجاب یونیورسٹی

محلہ قلعہ امرتسر

مومیائی

(مصدقہ مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ امرتسری و مولانا ابو القاسم بنارسی و دیگر علماء اہلحدیث و ہزارہا خریداران اہلحدیث۔ علاوہ ازیں روزانہ تازہ شہادات آتی رہتی ہیں جنکی فہرست مفت بھیجی جاتی ہے)

خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے ابتدائی سل دق دمہ کھانسی ریزش ضعف دماغ اور کمزوری سینہ کو از حد مفید ہے بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے جریان یکسی اور درد جسکی کمر میں درد ہو اُن کے لئے اکسیر ہے دو چار دن میں درد موقوف ہوجاتا ہے مرد عورت بچے بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم روانہ نہیں کیجاتی ہے قیمت ایک چھٹانک عہ آدھ پاؤ ؎ پاؤ بھر ؎، ممالک غیر سے محصول علاوہ۔ ناظرین اہلحدیث تقریباً بیس سال سے اس سے فائدہ اُٹھا رہے ہیں۔

منیجر دی میڈیکل ایجنسی امرتسر

قابل دید کتابیں

صیانۃ المقتصدین حنفیوں کی کتاب "ظفرۃ المجتہدین" کا مفصل و مکمل جواب جسمیں پہلے حنفیوں کے اعتراض ایک ایک کر کے درج کئے گئے اور پھر ساتھ ان کا جواب دیا گیا ہے مولانا ابو القاسم بنارسی کے والد ماجد محمد سعید صاحب پنجابی رحمۃ اللہ علیہ اسکے مؤلف ہیں۔ چند نسخے کہیں سے ملے ہیں جن اصحاب کو ضرورت ہو جلد منگوالیں۔ حجم ۲۳۶ صفحات قیمت عہ

علماء سلف۔ اس بے مثل اور بے نظیر کتاب میں علماء سلف یعنی اماماں دین کے اخلاق و آداب حق پسندی و راستگوئی اور راستبازی۔ اتفاق و اختلاف۔ سلوک و برتاؤ۔ محبت و مودت وغیرہ وغیرہ کی مثالیں دیکر سمجھایا گیا ہے کہ قرون اولیٰ کے علماء کیسے تھے۔ کتاب اس قابل ہے کہ ہر ایک مسلمان پڑھے اور فائدہ اُٹھائے۔ قیمت عہ، نصائح امام غزالی قیمت ۲ر، تمام کتابوں کا محصول ڈاک بذمہ خریدار۔

خالد برادرس امرتسر

اکابر علماء زمانہ کی مشہور علمی تصانیف

تنقید الادیان - ادیان عالم کی تحقیقات پر ایک جدید اور مقبول کتاب۔ ہر مذہب کی صحیح تاریخ بھی دیگئی ہے قیمت ۱۲ر

تاریخ الخلفا - امام جلال الدین سیوطی کی عربی کتاب کا ترجمہ جسمیں نوسو برس کے اسلامی حالات ہیں۔ خلفاء اربعہ اور بنی امیہ اور خاندان عباسیہ کی شاندار تاریخ ہے صفحات ۵۱۶ قیمت ؎

تاریخ تبلیغ اسلام - مضمون نام سے ظاہر ہے اس کتاب نے تبلیغ و اشاعت اسلام کی بڑی ضرورت کو پورا کر دیا ہے قیمت عہ

آئینہ اسلام نما المعروف النبی و الاسلام - یہ کتاب ڈاکٹر عبد الحکیم خان مرحوم کی معرکۃ الآرا تصنیف ہے جو تمام علوم اسلامیہ اور تواریخ اسلامیہ کا بہترین مجموعہ ہے کتاب بہت طویل ہے صفحات لکھائی چھپائی اعلےٰ اس کتاب میں صرف پانچسو معجزات ہیں قیمت ؎

سیرۃ النعمان - امام ابو حنیفہ کی شاندار سوانحعمری اور آپکی فقہ پر شاندار تبصرہ ہر طرح قابل دید۔ از علامہ شبلی قیمت ؎

مصالح العقلیہ لاحکام النقلیہ تقریباً دوسو احکام شرعیہ (قوانین الٰہیہ) کی عقلی حکمتیں۔ قیمت ۱۲ر

لغات القرآن - قرآن کریم کا مکمل لغت ایک لفظ کی عام فہم تشریح قیمت ؎

مفتاح القرآن - اس کتاب سے قرآن سمجھنا آسان ہو گیا لغات القرآن اور یہ کتاب قرآن کا عمدہ کورس ہے۔ قیمت ۸ر

فروع الایمان - ایمان اور اُسکی تمام شاخوں کا مفصل بیان کتاب و سنت سے۔ قیمت ۶ر

الفاروق - حضرت عمر کی مفصل اور شاندار سوانحعمری جسکی نظیر کسی زبان میں موجود نہیں از علامہ شبلی قیمت ؎

تفسیر القرآن اُردو - پارہ عم ۶ر پارہ الٓم ۵ر مراد اسلام ۸ر

تعلیم الدین - اس کتاب علم الشریعت کا خلاصہ ایسے طور پر پیش کیا گیا ہے کہ کوئی ضروری مسئلہ نہیں چھوڑا گیا قیمت ۱۲ر

حرز جان - علم الطب کی ایک عام فہم کتاب جس سے عالم اور معمولی اُردو خوان یکساں فائدہ حاصل کر سکتے ہیں قیمت ۸ر

جمال القرآن - چند روز میں بلا اُستاد کے فارسی سکھانیوالی کتاب ضرور منگوا کر پڑھئے قیمت ۴ر سفرنامہ روم و شام ؎ الغزالی ؎ گفتگوئے عربی - عربی سکھانیوالی کتاب قیمت ۸ر

منیجر کتبخانہ نیکا ڈاکخانہ ہوڈل ضلع گوڑگانوہ

ازواج النبی - حضور کی بیویوں کے حالات مبارک قیمت ۱۲ر ایضاً اول عہ (منیجر)

لاولد عورتوں و مردوں کو خوشخبری

دوا خوش کیف

۱۸/۱ الف

اگر آپ یا آپ کا کوئی عزیز یا ہمسایہ لاولد ہے یا آپ کی اہلیہ بانجھ پن میں مبتلا ہے اور آئندہ کوئی امید قیام نسل کی نہیں ہے یا صرف ایک دو بچے پیدا ہو کر سلسلہ تولید ختم ہو گیا ہو تو آج ہی اس دوا کو منگا کر قسمت کا فیصلہ کر لیجئیگا جسکے اول دوم مرتبہ کے استعمال سے اگر ۲ ماہ کے اندر خوشی کے آثار پائے نہ ہوں تو کل قیمت مع محصول خرچ واپس منگالو۔ بطور حفظ ماتقدم حالت حمل میں بچہ کی اسقاط سے حفاظت کرتے ہوئے درد زہ کی تکلیف نہیں ہوتی نیز سیلان الرحم یا جریان زنان اور کثرت ایام ماہواری میں بیحد مفید ہے نوٹ ۱۰-۳۵ برس سے زیادہ عمر کی عورت کیلئے یہ دوا طلب نہ کیجائے۔ قیمت ہے محصول ۶ر

اکسیر ذیابیطس۔ جلد جلد پیشاب کا آنا (خشک) پیاس کا زیادہ ہونا شکر یا چربی کا خارج ہونا گھٹنے پنڈلیوں میں درد ہونا کل شکایتیں دور ہو کر گردوں کی اصلاح ہو جاتی ہے قیمت ہے محصول ۶ر

(منگانے کا پتہ)

ناظم مطب حکیم طہیر الحسن کو شک متھرا

معززہ شریف اور معقول روزگار

کی ضرورت ہو تو

۴۲/۱ الف

دار العلوم طبیہ پٹیالہ میں تعلیم حاصل کریں

اس دار العلوم میں محض نام کے حکیم نہیں بنائے جاتے بلکہ انہیں طب یونانی کی باقاعدہ تعلیم کے ساتھ ساتھ ڈاکٹری اصولات سے بھی واقف کیا جاتا ہے۔ مزید برآں دندان سازی اور آنکھوں کے متعلقہ امراض وغیرہ کا اپریشن بھی سکھایا جاتا ہے جسکی وجہ سے اس دار العلوم کے سند یافتہ طبیب کیلئے دو تین سو روپیہ ماہوار کما لینا کچھ مشکل نہیں ہے۔ یہ دار العلوم سری حضور مہاراجہ ادھیراج سری مہاراجہ صاحب بہادر دام حشمتہم کی شاہانہ عنایات کا منظور کردہ ہے۔ مدت تعلیم دو سال ہے۔ اُردو طب کا امتحان پاس کرنیوالوں کو "حاذق الحکماء" اور عربی طب کے سند یافتگان کو "طبیب اکمل" کا ڈپلوما دیا جاتا ہے۔ پر چونکہ نظام معقول ہے داخلہ قریب ہے اسلئے آج ہی ار کا ٹکٹ بھیجکر پراسپکٹس منگوا لیجئے

(پتہ)

مہتمم دار العلوم طبیہ پٹیالہ (پنجاب)

تمام دنیا میں بےمثل

۱/۲۵

سفری حمائل شریف

مترجم و محشی اُردو

کی قیمت رفاہ عام کے لئے

بجائے پانچروپئے کے چار روپئے

کر دئے گئے

ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ تمام دنیا میں ایسے مفید اور مختصر اور صحیح مضامین کی حمائل مترجم آج تک نہیں چھپی۔ اسمیں تمام مضامین احادیث نبویہ اور اقوال صحابہ اور آثار سلفیہ کے مطابق لکھے ہیں اور کوئی مضمون خلاف عقیدہ ائمہ اربعہ وسلف صالحین و اجماع امت کے نہیں لکھا۔ ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ ادنےٰ لیاقت والا آدمی بھی اس حمائل شریف کے مضامین سے بخوبی واقف اور ماہر ہو سکتا ہے۔ اس حمائل شریف کی خوبیاں اور اوصاف اگر شمار کئے جائیں تو بیشمار ہیں۔ ناظرین خود دیکھکر معلوم کر لینگے۔ باوجود بیشمار خوبیوں کے قیمت بے جلد صرف چار روپئے (للعہ) محصول ڈاک ۱۰ر بذمہ خریدار۔

اور جلد کے کئی درجے ہیں سوا روپیہ (ﷲ)، ڈیڑھ روپیہ (ﷲ)، دو روپئے (عہ)، تین روپئے (سے)، جس قیمت کی جلد طلب کیجائیگی وہی بھیجی جائیگی۔

اعلان { آٹھ جلد کے خریدار کو ایک حمائل شریف بلا جلد مفت دیجائیگی۔

المشتہر

عبد الغفور الغزنوی مالک مطبع انوار الاسلام امرتسر (پنجاب)

پانچسو روپیہ کا نقد انعام

طلائی نو ایجاد (رجسٹرڈ)

۱/۱۲

ڈاکٹر فرانس کا ایجاد علاج کمزوری و نامردی

جو شخص اس طلا کو بیکار ثابت کرے اُسکو پانچسو روپیہ نقد انعام دیا جائیگا۔ یہ روغن ڈاکٹر فرانس نے بڑی جانفشانی اور جدید تجربہ سے ایجاد کیا ہے جو مثل بجلی کے اپنا اثر رکھتا ہے اسکا اثر ایک ہی روز میں معلوم ہو جاتا ہے جو لوگ بچپن کی غلط کاریوں یا اور کسی وجہ سے کمزور ہو گئے ہیں تو فوراً اس طلا سے فائدہ حاصل کریں اس طلا نے بہت سے مریضوں کو فائدہ بخشا ہے جنکی نوبت ناامیدی تک پہنچ گئی تھی۔ اسکے استعمال میں کسی موسم کی خصوصیت نہیں ایکدم ناقص رطوبت خارج کر دیتا ہے پھر کسی طلا کی ضرورت نہیں رہتی۔ طلا کے ہمراہ ڈاکٹر موصوف کی ایجاد حب مقوی باہ بھی روانہ ہوتی ہیں۔ بمکمل علاج ہے اس سے بڑھکر کوئی طلا اس مرض کے واسطے مفید ثابت نہیں ہوا۔ قیمت مع محصول ہے پتہ

ایس۔ ایم عثمان اینڈ کو آگرہ شہر

کیمیکل گولڈ سونے کی چوڑیاں

۱/۲

ان کو کاریگر نے اس خوبصورتی سے بنایا ہے کہ ہاتھ چوم لینے کو جی چاہتا ہے۔ پانچسو روپئے کی چوڑیاں بنواکر ان کے مقابلہ میں رکھدو پھر دیکھو کونسی خوبصورت معلوم دیتی ہیں تجربہ کار ساہوکار بھی یکایک نہیں بتا سکتا کہ یہ سونے کی نہیں ہیں جہاں کھاڈ کوئی دو سو روپئے سے کم کی نہیں بتا سکتا کانٹے پر تولو کسوٹی پر لگاؤ سونے کا ہی کس آویگا۔ گورے گورے ہاتھوں میں انکی بہار دیکھئے گھڑی گھڑی میں ایک نئی طرز معلوم ہوتی ہے۔ دو چار الگ ہو جائیں تو پھول سے معلوم ہوتی ہیں سب ملگئیں تو عمدہ لہریا پڑا معلوم ہوتا ہے سب الگ ہو جائیں تو عمدہ قسم کی بیل پڑ جاتی ہے انکو پہنکر عورتیں عورتوں میں جہاں کہیں بیٹھیں تو وہ عورتیں جو رات دن سونا چاندی پہنتی ہیں دیکھکر دنگ ہو جائینگی کہ ایسی ہم کو بھی منگوا دو۔ سب کی نظر اسپر پڑے تو بات نہیں چمک دمک رنگ روپ ہمیشہ قائم رہتا ہے قیمت ایک سٹ ۱۲ چوڑیوں کا ۴ر۔ تین سٹ کے خریدار کو ایک سٹ مفت۔ فرمائش کے ہمراہ ناپ بھی روانہ کریں۔

(پتہ)

سیٹھ اظہار الحسین سوداگر ڈوری بازار متھرا

تذکرۃ العلماء — حضور کے غلاموں کے حالات، قیمت ۱۲ر (منجی)

نارتھ ویسٹرن ریلوے

۳/

ارزاں ہفتہ وار (ویک انڈ) فسٹ کلاس واپسی ٹکٹ تا شملہ

مورخہ ۲۱ - مئی سنہ ۱۹۳۶ء سے فسٹ کلاس واپسی ٹکٹ مندرجہ ذیل اسٹیشنوں سے شملہ تک بشرح کرایہ جو کہ ہر ایک اسٹیشن کے مقابلہ میں دیا ہوا ہے ہر جمعہ (شکروار) اور ہفتہ (سنیچروار) کو مل سکتے ہیں۔ واپسی ٹکٹ کا دوسرا حصہ واپسی سفر کو ختم کرنے کے کیلئے ہر اگلے منگل تک کام آ سکتا ہے۔

نام اسٹیشن	کرایہ	نام اسٹیشن	کرایہ
راولپنڈی . . .	۶۸ روپئے	لودھیانہ	۴۰ روپئے
جہلم	۶۱ روپئے	پٹیالہ	۳۷ روپئے
سیالکوٹ . . .	۵۹ روپئے	انبالہ چھاؤنی . . .	۳۴ روپئے
لاہور	۵۱ روپئے	سہارنپور . .	۳۸ روپئے
امرتسر	۴۸ روپئے	میرٹھ چھاؤنی . . .	۴۵ روپئے
فیروزپور چھاؤنی . .	۴۷ روپئے	دہلی	۴۵ روپئے
جالندھر چھاؤنی . .	۴۳ روپئے		

جن مسافروں کے پاس یہ واپسی ٹکٹ ہونگے اُن کو راستہ میں اپنا سفر قطع کرنے کی اجازت نہیں۔ اگر کوئی مسافر شملہ سے ادھر ہی کسی اسٹیشن پر اُترنا چاہے تو اس کو واپسی ٹکٹ کا آدھا حصہ اسی اسٹیشن پر دینا ہوگا۔ اور وہ اپنا واپسی سفر اسی جگہ سے شروع کر سکتا ہے۔

جن مسافروں کے پاس یہ واپسی ٹکٹ ہونگے وہ مجاز ہونگے کہ کالکا اور شملہ کے درمیان بغیر مزید پانچ روپے دینے کے جو کہ عام ٹکٹوں پر دئے جاتے ہیں ریل موٹر پر سفر کریں بشرطیکہ جگہ ہو۔

کسی حالت میں بھی ان واپسی ٹکٹوں کا روپیہ واپس (ریفنڈ) نہیں ہو سکتا۔

ایسوسی ایٹڈ ہوٹلز لمیٹڈ (The Cecil & Corstorphans)

"دی سیسل اینڈ کورسٹورفنز" ان مسافروں سے جن کے پاس یہ واپسی ٹکٹ ہونگے ہوٹلوں میں رہنے کیلئے رہائش اور کھانے کی قیمت پر فی صدی خاص رعائت کرینگے۔ بشرطیکہ ان کے ان رہنے کی جگہ ہو۔ یہ رعایت صرف اُن اشخاص کیلئے ہوگی جو ہفتہ کے روز ہوٹل میں پہنچ جائیں اور پیر کے روز بعد دوپہر ہوٹل سے روانہ ہو جائیں۔ اسکے علاوہ کسی دوسری صورت میں رعائت نہ ہوگی۔

دفتر ہیڈ کوارٹر این ڈبلیو آر
لاہور ۱۷ - مئی سنہ ۱۹۳۶ء

دستخط ڈی۔ ایچ۔ بوتھ
برائے ایجنٹ صاحب

دربھنگہ کے مشہور آم اور گلابی لیچیاں

آم - سفیدہ - لنگڑا - بمبئی - اکبر پسند - کشن بھوگ وغیرہ بے حد شیریں پُر مغز چیدہ اور بڑے دانے فیصد آٹھ روپے (عہ) فی پچاس پانچ روپئے (صہ)

گلابی لیچیاں - بے تخم نہایت ہی لطیف اور شیریں - ایک ہزار کی قیمت چھ روپئے (ہے) پانچسو - چار روپئے (للعہ) خرچ پیکنگ و ریلوے وغیرہ بذمہ خریدار - مال کے دس روز تک تروتازہ رہنے کی گارنٹی -

نوٹ:- کل قیمت پیشگی آنی چاہئے ورنہ مال روانہ نہوگا۔

اطلاع:- آم اور لیچیونکی اصلی اور مضبوط قلموں کیلئے فہرست کارخانہ سے مفت طلب کریں۔

(پتہ)

سپرنٹنڈنٹ نواب گارڈن نمبر ۱۹ دربھنگہ (بہار)

بے بہا تحفہ

معجز نما حمائل شریف

مترجمہ مولوی اشرف علی صاحب تھانوی

اس حمائل شریف کے حاشیہ پر تفسیر کبیر، ابن جریر، درمنثور، خازن، ابن کثیر، مدارک، ابن مردویہ، ابن ابی حاتم، مسند بزار و امام احمد و اسباب و شان نزول۔ موضح القرآن، میزان الاعتدال، تفسیر ضحاک و صحاح ستہ مثل بخاری و مسلم و ترمذی وغیرہ وغیرہ کے خلاصے و مطالب عام فہم اُردو میں چڑھائے گئی ہیں۔ شروع میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سوانحعمری اور فضائل قرآن و اعمال قرآن و فہرست مضامین قرآن شریف وغیرہ درج ہیں۔ ٹائٹیل نہایت مرصع شاندار جسکی خوبی دیکھنے پر منحصر ہے۔ جلد چرمی بیحد پختہ ہدیہ ہے۔

(اس پتہ سے طلب کریں)

منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

نسیاً منسیاً

۴/ ۵۱

درد سر کی بیخطا دوائی

ٹکیہ کھاتے ہی درد سر غائب

قیمت فی بکس ۳۰ خوراک ایک روپیہ چار بکس تین روپئے فی ٹکیہ ۱ر محصولڈاک وغیرہ دو بکس تک ۶ر چار بکس ۷ر

حکیم حاذق علم الدین سند یافتہ پنجاب یونیورسٹی
محلہ آقلعہ امرتسر

برہما پیرامنڈگاو [illegible] جلد [illegible] نہایت [illegible] روپے [illegible]

اہلحدیث امرتسر

صرف سترہ ہزار

صوفی کمپنی کے ۸۳ ہزار کے حصے
فروخت ہو چکے ہیں۔ صرف سترہ ہزار
کے باقی ہیں۔ اگر آپ دین و دنیا
دونوں میں نفع کمانا چاہتے ہیں تو یہ حصے
جلدی ہی خرید لیں۔ رعایتی فہرست کتب
مصدقہ پبلک شیٹ مع
رپورٹ کارگذاری طلب کرنے پر
مفت

منیجر صوفی پرنٹنگ اینڈ پبلشنگ کمپنی لمیٹڈ
پنڈی بہاؤالدین (پنجاب)

سرمہ نور العین

مقوی و مجلی دافع حرارت و تبخیر۔ مصدقہ و مجربہ
مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب و مولوی محمد علی صاحب
واعظ پنجاب۔ فی تولہ ۸عہ۔ سفوف دافع جریان
ہر قسم۔ ۲۱ خوراک ۸عہ۔ برائے سوزاک
نیا پرانا۔ مندمل قرحہ دافع تکلیف اور مدد۔
۲۱ خوراک عہ۔
دردِ سر۔ آنا ثانا کافور فی شیشی ۲ ماشہ عہ۔
درد جاڑ۔ فوراً دور۔ فی شیشی ۲ ماشہ عہ۔
سفوف ہاضم۔ دافع درد اور نفخ معدہ [illegible]

(نوٹ)

محصول ڈاک علاوہ ہے۔ فرمائش کنندہ مفصل حال لکھے۔

(پتہ)

حکیم محمد [illegible] ریاست مالیر کوٹلہ

جگجیت برڈ وڈ انجنیئرنگ کالج

کپورتھلہ

یہ کالج ۱۹۱۸ء سے جاری ہے ریاست کا
ریکگنائزڈ ہے۔ ریاست اور گورنمنٹ کے بہت سے
حکام اعلیٰ نے یہاں کی تعلیم ضبط، نظم و نسق اور
اسٹاف کی تعریف فرما کر طلباء کالج کو بھی ملازمت
کیلئے نہایت عمدہ قرار دیا ہے اور دو جلیل القدر
ہستیوں یعنی ہز ہائی نس مہاراجہ صاحب کپورتھلہ
دام اقبالہ و ہز ایکسلنسی کمانڈر انچیف صاحب بہادر
افواج ہند و برما نے کالج کی نمایاں کامیابی سے
مسرور ہو کر اپنے اسماء گرامی سے اس کو افتخار بخشا
ہے۔

کالج ہذا کی روز افزوں ترقی کا اندازہ ملازم شدہ
طلباء کی فہرست اور حکام کے سرٹیفکیٹ سے
ہو سکتا ہے جو پراسپکٹس کے ساتھ بھیجے
جاتے ہیں۔

پرنسپل

بقر عید کیلئے

گوشت کا قیمہ بنانے کی آہنی مشین

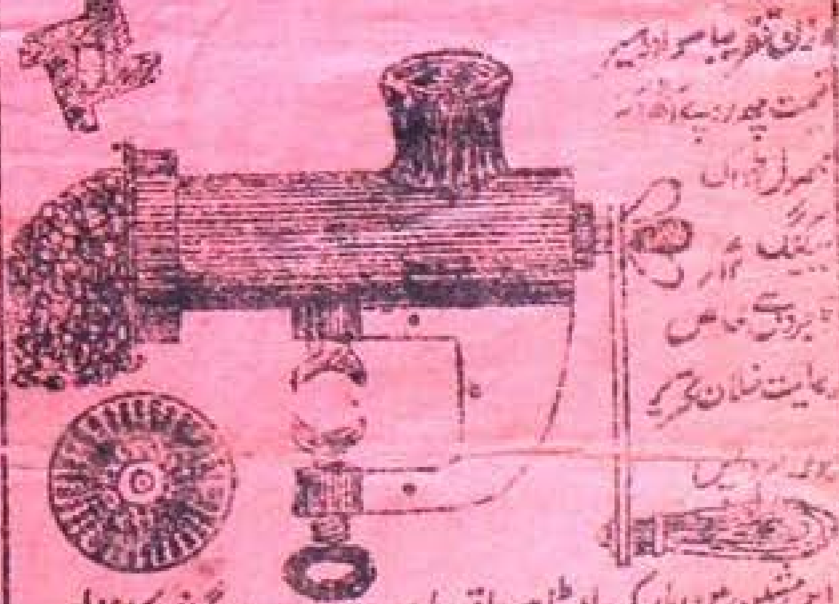

اس مشین میں باریک یا موٹا جیسا قیمہ چاہے دم بھر میں سیروں گوشت کا بنا لیجے۔
بالکل اختیاری بات ہے۔ یہ مشین ولایتی بنی ہے۔ اس کا لوہا پختہ اور گوشت کاٹنے
کا تختی بہت تیز اور مضبوط ہے۔ ولائتی مشین کی مانند عیب دار نہیں کہ ذرا سی مشین
لگنے سے ٹوٹ جائے بلکہ بیاڑ سے گرائیں۔ نواس کا ایک پرزہ بھی خراب نہ ہوگا۔ ایک
مشین پشت ہا پشت تک کام دیگی۔ جلد آرڈر دیجیے ورنہ اسٹاک ختم ہو جائے گا۔
قاضی مقبول احمد اینڈ کمپنی راجہ بازار لکھنؤ

ایک بہترین نئی ایجاد
بارہ اکسیر دواؤں کا بے نظیر مجموعہ

فیملی میڈیسن بکس

سر سے قدم تک کل امراض کی تمام
تیر بہدف دوائیں موجود ہیں۔ جو
تین چار سو مریضوں کیلئے کافی ہیں
طبیب و غیر طبیب دونوں یکساں
فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ ضرور منگائیے
نہایت کارآمد اور عجیب و غریب
چیز ہے۔ قیمت فی بکس ۸عہ
ڈاک خرچ ۱۲، کل قیمت پیشگی
آنے سے ڈاک خرچ معاف۔

(پتہ)

منیجر فیملی میڈیسن بکس فارمیسی
ڈاکخانہ منیر ضلع پٹنہ

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

بعدالت مطالبہ خفیفہ امرتسر

فرم جواہری مل سندر داس بذریعہ جواہری مل امرتسر چوک دربار صاحب
بنام فرم گلاب الدین جلال الدین بذریعہ جلال الدین ساکن
سیالکوٹ بازار خیاری۔

دعوٰی - /۵/ ۴۴

مقدمہ مندرجہ بالا میں مدعا علیہ کے نام سمن کئی بار جاری
ہو چکے ہیں مگر معلوم ہوتا ہے کہ مدعا علیہ تعمیل سمن سے گریز کرتا ہے
لہٰذا بذریعہ اشتہار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے کہ اگر مدعا علیہ ہذا
اصالتاً یا وکالتاً بتاریخ ۲ ۔۔۔ ۲۴ کو حاضر عدالت ہذا
ہو کر پیروی مقدمہ نہ کریگا تو اس کے برخلاف کارروائی یکطرفہ
عمل میں لائی جائیگی۔

آج بہ ثبت دستخط
کے جاری کیا گیا۔ تحریر ۲
دستخط حاکم